THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the February 7th, 2023
(324th Session)
Volume I, No.11
(Nos.01-14)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume I	SP.I (11)/2023
No.11	15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Questions and Answers 3
3. Consideration of Admissibility of Adjournment motion moved by Senator Mohsin Aziz regarding the deteriorating state of economy..... 40
4. Motion under Rule 194(1) moved by Chairman Standing Committee on Cabinet Secretariat on [The Tosha Khana (Management and Regulation) Bill, 2022] 45
5. Motion under Rule 194(1) moved by Chairman Standing Committee on Cabinet Secretariat on [The Civil Servants (Amendment) Bill, 2022] 46
6. Motion under Rule 194(1) moved by Chairman Standing Committee on Cabinet Secretariat on [The Special Technology Zones Authority (Amendment) Bill, 2022] 46
7. Motion under Rule 194(1) moved by Chairman Standing Committee on Cabinet Secretariat on [The National Disaster Management (Amendment) Bill, 2022] 47
8. Presentation of Report of the Standing Committee on Maritime Affairs on the review of budgetary allocation and its utilization by the Ministry of Maritime Affairs and its attached departments during first six months of financial year 2022-2023 48
9. Presentation of Report of the Standing Committee on Overseas Pakistanis and Human Resource Development on the Industrial Relations (Amendment) Bill, 2022 48
10. Presentation of Report of the Standing Committee on Overseas Pakistanis and Human Resources development on the Emigration (Amendment) Bill, 2022 49
11. Presentation of Report of the Standing Committee on Overseas Pakistanis and Human Resource Development regarding problems being faced by overseas Pakistanis 49
12. Presentation of Report of the Standing Committee on States and Frontier Regions regarding arising problems in the merged District after merger into the province of Khyber Pakhtunkhwa 50
13. Calling Attention Notice by Senator Danesh Kumar regarding the deteriorated condition of N-25 from Karachi to Quetta and Chaman..... 50
14. Calling Attention Notice by Senator Prof. Dr. Mehar Taj Roghani regarding non-availability and increase in prices of medicines, medical devices and vaccines in the country 55
    - Senator Shahadat Awan (Minister of State for Law) 58
15. Point of Public Importance raised by Senator Kamran Michael regarding derogatory remarks by the Minister Interfaith Harmony and Religious Affairs..... 61

16. Point of Public Importance raised by Senator Ahmed Khan regarding the postponement of APC 63
17. Point raised by Senator Bahramand Khan Tangi regarding the recent earthquake in Turkiye and Syria 66
- Senator Faisal Saleem Rehman 67

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Tuesday, the February 7, 2023

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at eleven in the morning with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَ السَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّ اِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ الْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾ وَ لَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۱﴾ كَذٰلِكَ مَاۤ اَتَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَاۤ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۵﴾

ترجمہ: اور آسمان کو ہم نے اپنے دست (قدرت) سے بنایا اور ہم اسے وسیع کرتے جارہے ہیں۔ اور زمین کو ہم نے بچھادیا اور ہم بڑے اچھے بچھانے والے ہیں۔ اور ہر چیز کے ہم نے جوڑے پیدا کر دیئے شاید تم (ان سے) سبق حاصل کرو، پس اللہ کی طرف دوڑ کر آو۔ میں تمہارے لئے اس کی طرف سے واضح طور پر ڈرانے والا ہوں اور اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا الٰہ نہ بناؤ، میں اس کی طرف تمہیں صاف صاف ڈرا رہا ہوں۔ اسی طرح ان (کفار مکہ) سے پہلے جو رسول بھی آیا اسے لوگوں نے یہی کہا کہ وہ جادو گر ہے یا دیوانہ ہے۔ کیا یہ اس بات کی وصیت کرتے چلے آئے ہیں؟ بلکہ یہ ہیں ہی سرکش لوگ،

پس (اے نبی ﷺ!) آپ ان کی پرواہ نہ کیجئے، آپ پر کوئی الزام نہیں اور نصیحت کرتے رہیے کیونکہ نصیحت ایمان لانے والوں کو فائدہ دیتی ہے۔

سورۃ الذّٰریٰت (آیات نمبر ۴۷ تا ۵۵)

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اسلام علیکم۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: پہلے مجھے کچھ بولنے دیں، اس کے بعد کھڑے ہو جائیں، تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین! جناب! تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اسلام علیکم سینیٹر بہرہ مند خان تنگی اور باقی معزز اراکین، پہلے سن لیں کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں، اس کے بعد آپ اپنے ارشادات فرمائیں، میری آپ سے دست بستہ گزارش ہے اور امید ہے کہ آپ ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ اس پر عمل فرمائیں گے، بڑی مہربانی، Question Hour.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں، دو وفاقی وزراء صاحبان بیٹھے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: پارلیمانی امور کا وزیر کون ہے؟

(مداخلت)

جناب چیئرمین: دو وفاقی وزراء تشریف رکھتے ہیں، آپ بیٹھیں باقی وزراء بھی آجائیں گے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی سختی سے notice لیا ہوا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ کے colleague سینیٹر محمد طلحہ محمود صاحب بیٹھے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں، Question Hour, حاجی صاحب تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: وعلیکم السلام، Question Hour please, کل یہ بات ہوچکی ہوئی ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب تشریف رکھیں اس کے بعد دے دیں گے۔

Questions and Answers

جناب چیئرمین: Question Hour، معزز سینیٹر مشتاق صاحب۔،

سینیٹر مشتاق احمد: جناب، آپ کا بہت شکریہ۔ میرا سوال نمبر 9 ہے۔

Question No. 9 Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister for Interior be pleased to state whether it is a fact that 243 employees of FIA cyber wing have not been paid their salaries for the last two months, if so, the reasons thereof; indicating also the steps taken by the government for payment of salaries to these employees and the progress made in this regard so far?

Rana Sana Ullah Khan: (a) Service contracts of these 243 employees (Below BPS-16) of NR3C (Phase-III) were extended for the period of two (02) months *w.e.f.* 01-07-2022 to 31-08-2022 *vide* this Office Order No. HQ/FIA/CCW/Admin/2022/11440-50 dated 04-08-2022 (Annex-I) and they have now been paid salaries of the said period of two months.

The services contract of NR3C Phase-III officers/officials was requested because the case for conversion of the PSDP Project (NR3C Phase-III) from

development to non-development was in process which is currently at Establishment Division.

(b) The case for extension of service contracts of 90 officers (BPS-16 to 18) of NR3C (Phase-III), and recommendation for no-extension of Two (02) officers of NR3C (Phase-III) was taken up with the Ministry of Interior *vide* letter dated 03-08-2022 (Annex-II) for the period of two (02) months *w.e.f* 01-07-2022 to 31-08-2022.

Due to queries on non-extension in service contracts of two (02) Deputy Director/Investigation, the case for extension of service contracts of 90 officers (BPS-16 to 18) of NR3C (Phase-III) is pending with the Ministry of Interior. Queries raised by MoI and responses made by this office are attached at Annex-III.

After approval from Ministry of Interior, 90 officers (BPS-16 to 18) of NR3C (Phase-III) will be paid salaries for the period of two (02) months *w.e.f.* 01-07-2022 to 31-08-2022.

(Annexures have been placed in Library and on the table of the mover / concerned Member)

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر مشتاق احمد: میں ایک مرتبہ پھر آپ سے درخواست کروں گا کہ ہمارے دو colleagues ایوان میں تشریف فرما ہیں، دونوں ہمارے ایوان بالا کے ممبران ہیں۔ ہماری 77 رکنی کابینہ کے باقی وزراء کہاں ہیں؟ آپ نے کہا تھا کہ میں وزیر اعظم صاحب کو خط لکھوں گا۔

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق احمد صاحب میں نے وزیر اعظم صاحب کو خط ارسال کر دیا ہے ، اب منسٹر صاحبان ایوان میں باقاعدگی کے ساتھ تشریف لاتے ہیں اور ان کی حاضری اب بہتر ہو گئی ہے۔

سینیٹر مشتاق احمد: میں کہنا چاہوں گا کہ باوجود اس کے اُن کی تعداد بہت کم ہے۔ منسٹر صاحبان بالکل نہیں آتے۔ سینیٹر شہادت اعوان صاحب ہمارے colleague ہیں، بہت محترم ہیں، سینیٹر طلحہ صاحب بھی ہمارے colleague ہیں، محترم ہیں یہ تو already ایوان میں حاضر ہوتے ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کابینہ کے اراکین کی تعداد 77 ہے، باقی وزراء ایوان میں باقاعدگی کے ساتھ کیوں تشریف نہیں لاتے؟ کچھ لوگ تو آئیں، اس ایوان کو عزت اور حیثیت دیں۔ Question Hour, accountability کے لیے ہوتا ہے اور وزراء accountability کے لیے پیش ہی نہیں ہوتے۔ ہم کس کی accountability کریں؟

جناب چیئرمین: میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اپنا سوال پوچھیں۔ سپلیمنٹری سوال کریں۔

سینیٹر مشتاق احمد: میں نے سوال پوچھا تھا کہ FIA Cybercrime Wing کے 243 ملازمین کو گزشتہ دو ماہ کی تنخواہ کی ادائیگی نہیں کی گئی۔ انہوں نے کہا ہاں، ادا نہیں کی گئی البتہ کچھ لوگوں کو اب ادا کر دی گئی ہیں اور کچھ لوگوں کو آج تک ادا ئیگی نہیں ہوئی اور جن ملازمین کو تنخواہوں کی ادائیگی نہیں ہو سکی اُن کا case وزارت داخلہ میں زیر التواء ہے۔ میں پوچھنا چاہوں گا کہ cybercrime wing کیا کر رہا ہے، اس وقت تو سارے کے سارے crimes, cybercrime ہیں اور FIA کی کارکردگی بہت خراب ہے۔ آپ الٹا اُن کے ملازمین کو تنخواہوں کی ادائیگی نہیں کر رہے۔ آپ وضاحت بھی نہیں کر رہے کہ کیوں نہیں دے رہے؟ آج تک بھی کچھ ملازمین کو تنخواہوں کی ادائیگی نہیں کی گئی۔

جناب چیئرمین: آپ ملازمین کو تنخواہوں کی ادائیگیاں کیوں نہیں کر رہے؟ Minister of State for Law, please ایوان کو آگاہ کریں۔ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ شہادت اعوان صاحب، آج تو ماشاء اللہ آپ چمک رہے ہیں۔ کیا suit پہنا ہے، آپ نے۔ ہم کیا کریں، ہمارا colleague سوالوں کے جوابات دینے ایوان میں حاضر ہوتا ہے، ویسے بھی مشتاق صاحب، وزراء پر بہت برستے ہیں۔ میں نے کہا ان کی کچھ حوصلہ افزائی کر دیں۔

سینیٹر شہادت اعوان (وزیر مملکت برائے قانون و انصاف): جناب، آپ کا شکریہ، مہربانی۔ میری گزارش ہے کہ مشتاق صاحب نے جو question کیا تھا، انہوں نے 18 October,

2022 کو کیا تھا، اس دورانیہ میں تین سے چار ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ انہوں نے بہت اچھی بات کی، آج صورت حال کچھ یوں ہے کہ انہیں 1-07-2022 سے لے کر 31-08-2022 تک کی تنخواہوں کی مد میں ادائیگی کر دی گئیں ہیں۔ میں ایوان کو آگاہ کر وں کہ یہ لوگ contractual employees تھے۔ انہیں regularize کرنے کے لیے باقاعدہ correspondence کی گئی اور اب development سے non-development کے head میں انہیں ڈال دیا گیا ہے، تمام process complete ہو چکا ہے اور آئندہ AGPR انہیں باقاعدگی کے ساتھ تنخواہیں جاری کرتا رہے گا۔

جناب چیئرمین: اب تمام ملازمین regularised ہو چکے ہیں۔ چلیں مشتاق صاحب بہت اچھی بات ہے۔

سینیٹر شہادت اعوان: ہم نے سینیٹر مشتاق صاحب کے point out کرنے کی وجہ سے ان ملازمین کا case expedite کیا اور پھر تمام ملازمین کو regularised کر دیا گیا ہے، اب Accountant General of Pakistan انہیں باقاعدہ تنخواہوں کی ادائیگیاں کرتا رہے گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب تمام ملازمین regularised ہو چکے ہیں۔ آپ سپلیمنٹری سوال پوچھنا چاہتے ہیں۔ اچھا ٹھیک ہے، آپ بعد میں بٹن کو دبائیں، ابھی supplementary question پر بات ہو رہی ہے۔ سینیٹر ثانیہ نشتر صاحبہ، آپ کا اسی سوال پر کوئی supplementary ہے؟ تمام ملازمین کو regular کر دیا گیا ہے۔

سینیٹر ثانیہ نشتر: نہیں چیئرمین صاحب، میں point of public importance پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، آپ تشریف رکھیں۔ Point of Public Importance پر بعد میں بات کریں گے۔ میں پہلے ایوان کو آگاہ کر دوں، میرے ایک guest ایوان میں تشریف لائے ہیں۔

We have a very special guest with us in the Senate today; it's my privilege to welcome His Excellency Mr. Duarte Pacheco, Member of the Parliament of Portugal and

President of Inter Parliamentary Union and a very dear and sincere friend of Pakistan. Welcome Excellency to the House. Excellency visited Pakistan after devastating floods in 2022 to express solidarity with us. Now he is here to attend the International Conference of the International Parliamentarians Congress and he will also visit Peshawar to offer condolences and express complete solidarity with Pakistan and its peoples. Again thank you Excellency and welcome to the House.

(At this stage Members of the Senate paid a warm welcome to Excellency)

جناب چیئرمین: سینیٹر سیمی ایزدی صاحبہ ایوان میں موجود ہیں؟ ٹھیک ہے، جی سینیٹر مشتاق احمد صاحب۔

سینیٹر مشتاق احمد: جی چیئرمین صاحب۔ میرا سوال نمبر 51 ہے۔

Question No. 51 Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister for Railways be pleased to state the steps being taken by the Government for making Railways a profitable public sector organization indicating details of profit and loss during current fiscal year?

Khawaja Saad Rafique: Pakistan Railways (PR) has been serving the nation since independence. There has been decades of neglect when it comes to investment in railway infrastructure and rolling stock. This neglect has adversely impacted on financial need of Pakistan Railways. First half of current financial year 2022-23 brought more bad news for PR as the unprecedented floods due to Climate Change played havoc with the already dilapidated infrastructure. It not only resulted in revenue loss for PR as train operation remained suspended for more than 35 days, it also put further

burden on PR in terms of restoration of Railway traffic from its own meagre resources. This has adversely affected entire financial system of PR and in turn affected the employees and pensioners of PR due to delayed salaries and pensions.

Pakistan Railways earned Revenue of Rs. 28.263 Billion from 01-07-2022 to 31-12-2022 from its operation despite flood. The expenditure in same period was Rs. 52.990 Billion. Out of the total expenditure, 35% is related to pension and 33% to salaries. In the same period, July-December, 2022 P.R received a subsidy of Rs. 21.750 Billion as Grant in Aid from Federal Government. The net deficit for the period July-December was Rs. 2.977 Billion.

Pakistan Railways is trying its level best to turn itself into a profitable organization despite financial constraints. It has developed a two pronged action plan.

(i) Concentration on core activities.

(ii) Emphasis on revenue generation through non-core activities.

Concentration on core activities.

(i) Pakistan Railways has prepared a business plan in Jan 2023 to increase its revenue and reduce expenditure through improve governance. The plan is being implemented in letter and spirit. . Recent initiatives towards digitization in form of (ERP) Enterprise Resource Planning and (RABTA) Railway Automated Booking and Travel Assistance also aim to increase efficient and reduced the revenue expenditure gap.

Pakistan Railways has restarted its premium train service Green Line from 27-1-2023. This train consists of

new Chinese coaches imported recently. It is equipped with infotainment services like LEDs, wi-fi and public address systems. High quality meals are being provided on complimentary basis to the passengers. PR intends to upgrade facilities on all its trains.

Pakistan Railways is importing 230 passenger coaches from China. Out of these 46 coaches have arrived from China while rest of the coaches will be assembled in Pakistan through Transfer of Technology. These coaches have the latest facilities and are designed to run at the speed of 160 kms.

Pakistan Railways has also imported 70 new High capacity Wagons to enhance the freight capacity these have reached Pakistan. The rest 750 wagons will be assembled in Pakistani Factories under Transfer of Technology agreement with China.

(ii) Emphasis on revenue generation through non-core activities:

Pakistan Railways recently presented a business plan in the Supreme Court of Pakistan and successfully pleaded before the Court to allow PR to utilize its land for generation of economic activities and thereby ensuring revenue for itself. A land business plan has been developed so that he revenue / expenditure gap can be minimized by leasing / licensing of Railway land. It will also help in decreasing reliance on public fund *i.e.* annual budget can be minimized through land leasing / licensing of Pakistan Railway lands.

There are some other avenues that are also being explored to improve the revenue potential of the department. These include the Business potential

through laying of Optical Fiber Cable along the railway tracks and branding of Trains and Stations.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر مشتاق احمد: میں نے ریلوے کے حوالے سے سوال اٹھایا تھا کہ اس کو منافع بخش محکمہ بنانے کے لیے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟ مالی سال میں ریلوے میں منافع اور نقصانات کی تفصیلات کیا ہیں؟ مجھے بتایا گیا کہ ریلوے مستقل خسارے میں ہے اور سیلاب نے اس کو مزید خسارے میں دکھیل دیا ہے۔ علاوہ ازیں مجھے بتایا گیا ہے کہ وفاقی حکومت نے اس سال 21 ارب روپے سے زائد قومی خزانے سے ریلوے کو grant in aid جاری کی ہے۔ میرا سوال کچھ اس طرح ہے کہ ہم ان بڑے محکموں کو، پی آئی اے، steel mills اور Railways کو غریب لوگوں کے taxes سے پال رہے ہیں، ایسا اور کہیں نہیں ہو رہا یہ ان کی mismanagement ہے، کرپشن ہے۔ میں حکومت سے پوچھنا چاہوں گا کہ حکومت کے پاس کون سا business plan ہے؟ انہوں نے لکھا ہے کہ محکمہ ہذا کی آمدنی کو بڑھانے کے لیے امکانات کو تلاش کیے جا رہے ہیں۔ یعنی ابھی امکانات کی تلاش جاری ہے اور امکانات تلاش نہیں ہوئے ہیں تو یہ کب ہوں گے؟ ریلوے کے ملک میں ہونے والے حادثات اور اُس کے نتیجے میں اموات ہوتی ہیں، خسارے ہیں اور دیگر poor management ہے وہ ان میں کب اور کیسے اصلاحات کرے گی؟ حکومت کیوں کسی اچھے اور انقلابی business plan کے تحت اس میں بہتری کے لیے کام نہیں کرنا چاہتی؟ پوری دُنیا کے اندر railways business کرتی ہے اور کمائی کا ایک بہترین ذریعہ ہے، ہمارے ملک میں ایسا کیوں نہیں ہے، ہم ریلوے کو اپنے taxes میں سے grants دیتے ہیں، ایسا کیوں ہے؟

Mr. Chairman: Minister of State for Law, please.

سینیٹر شہادت اعوان: جناب، سینیٹر مشتاق احمد صاحب نے سوال تو کیا ہے؟ بہت اچھا ہوتا اگر سینیٹر مشتاق احمد صاحب اپنے سوال میں کوئی بہتر تجویز بھی دے دیتے۔ میری اس ایوان کے باقی سب دوستوں سے گزارش ہو گی کہ ہم اس ملک کے باشندے ہیں، گورنمنٹ کوئی بھی ہو، کسی کی بھی ہو، اگر ہم انہیں guidelines دیتے ہیں، ہم لوگوں کا ذہن بنانے والے لوگ ہیں۔ خالی تنقید کرنے سے چیزیں بہتر نہیں ہوں گی۔ مشتاق صاحب سے میں گزارش کرتا ہوں کہ آپ نے خالی اس مالی سال کے بارے میں پوچھا تو ہم نے اس مالی سال کے بارے میں آپ کو آگاہ کیا کہ اس میں deficit

ہے تقریباً 2.977 billion ایسا کیوں ہے؟ ہم نے آپ کو بتایا ہے کہ 35 دن تک اس ملک میں شدید سیلاب کی وجہ سے ریلوے کا کاروبار ہو نہیں سکا۔ لیکن میں اگر آپ کو پچھلے سالوں کے بارے میں آگاہ کروں تو 18-2017 میں اور میں یہاں آپ کو grant in aid کے بارے میں بھی بتاتا چلوں 18-2017 میں صورت حال کچھ یوں تھی کہ ریلوے کی 2459.284 million کی آمدن ہوئی تھی، اس کے بعد 19-2018 میں 5027.145 million کی آمدن تھی اور اس کے بعد 2020-2019 کے مالی سال میں 4377.017 million کا deficit تھا۔ میں دوبارہ دہراؤں گا اس کے بعد 2022-2021 قدرے بہتر position دیکھنے میں آئی کہ 504 million income رہی اور پھر 21-2020 میں اس میں کمی دیکھنے میں آئی اور کم ہو کر اس میں خسارہ دیکھنے میں آیا اور 10222.158 million کا خسارہ دیکھنے میں آیا۔

جناب! آج ہم سیلاب کے باوجود ہم 2.977 billion پر deficit لے آئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم بتدریج ہمارے Railways کے Minister نے بہت اچھا کام کیا ہے اور practically ہر جگہ پہنچ کر کام کر رہے ہیں۔ ہمارے ملک میں اس وقت 88 trains چل رہی ہیں۔ ہم ریل کے کچھ ڈبے ملک میں تیار کر رہے ہیں، اس مد میں بہت کام کیا جا رہا ہے اور باقی بھی ڈبے ہم نے بیرون ملک سے منگوائے ہیں۔ جس دن ہمارے ملک میں ML-2 شروع ہو جائے گا تو اُس دن پاکستان میں ریلوے کا سفر بہترین ہو جائے گا، آج ریلوے 120 فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتی ہے، ان شاء اللہ ریل بہت جلد 160 فی گھنٹہ کی رفتار سے چلی گی۔ جناب میرا کہنا یہ ہے کہ آپ کا سوال بہت اچھا ہے لیکن میری اپنے تمام دوستوں سے گزارش ہو گی کہ بہتر ہو گا کہ اگر آپ اچھی تجاویز کے ساتھ ایوان میں اپنی بات کریں تاکہ ہم ان میں بہتری لا سکیں۔ میں مزید کہوں گا کہ تمام ممبران ریلوے کی کمیٹی میں بھی شرکت کیا کریں، میں بھی کمیٹی کا ممبر ہوں اور میں باقاعدگی کے ساتھ شرکت کرتا ہوں۔ آپ کمیٹی میں شرکت کیا کریں اور ہماری معاونت کیا کریں۔ حکومتی وزراء، سعد رفیق صاحب اس ایوان میں کہہ کر گئے ہیں کہ میرا دفتر ہر وقت لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لیے کھلا ہوا ہے، کسی بھی وقت آ کر مجھے کوئی suggestion دیں، یہ ہمارے اور آپ کے محکمے ہیں، ہم جیسے لوگ ان ٹرینوں میں سفر کرتے ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ بہت بہتر ہو گا۔ میرے خیال میں

مشتاق صاحب کے پاس تو وقت نہیں ہے، اگر انہوں نے ریلوے کا سفر کیا ہو گا تو وہاں پر آپ دیکھیں گے کہ wifi کی سروس شروع ہو گئی ہے، ٹیلی وژن شروع ہو گیا ہے، وہاں کا کھانا آپ دیکھ لیں، لہٰذا بندہ کہے گا کہ میں ٹرین میں ہی 24 گھنٹے سفر کرتا رہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ آپ اتنی تعریفیں نہ کریں کہ پورا سینیٹ ٹرین پر سفر کرنا نہ شروع کر دے۔ سینیٹر تاج حیدر صاحب، ضمنی سوال۔

سینیٹر تاج حیدر: جناب چیئرمین! آپ گواہ ہیں کہ میں اپنی نشست سے کھڑا ہی نہیں ہوتا ہوں جب تک کہ کوئی تجویز نہ ہو لیکن افسوس یہ ہے کہ کسی ایک تجویز پر بھی غور نہیں کیا جاتا ہے۔ اس وقت میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ کوئی 87 سال پہلے خانیوال اور لاہور کے درمیان electric train چلائی گئی تھی۔ آج جب renewable energy اتنی سستی ہو گئی ہے اور electric locomotive کی قیمت بھی ایک تہائی ہے اور یہ locomotive مغل پورہ میں بنائے جا سکتے ہیں، کیا ریلوے کے پاس آج ریلوے کو electrify کر کے revenue کمانے اور خرچہ کم کرنے کی کوئی تجویز یا منصوبہ ہے یا نہیں ہے؟

جناب چیئرمین: معزز وزیر مملکت برائے قانون۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! گزارش ہے کہ انرجی کی جو position پاکستان میں یا دنیا میں چل رہی ہے تو خالی ریلوے ہی نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ conveyance کے جتنے بھی ذرائع ہیں ان سب کو electrify کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارے ٹوٹل trains آگے چل کر جیسا کہ میں نے پہلے گزارش کی کہ ہمارا پٹری کا منصوبہ جب مکمل ہو گا تو ہم اسی طرف آئیں گے کیونکہ fuel پر تو یہ feasible نہیں ہو پائے گا کہ ہم اس سسٹم کو چلائیں۔ اس کے علاوہ بھی جہاں پر انرجی سسٹم ہو گا اسے ہم بجلی پر لے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: یعنی پروگرام ہے۔

سینیٹر شہادت اعوان: جی ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر دنیش کمار صاحب، ضمنی سوال۔

سینیٹر دنیش کمار: بہت شکریہ، ہمارے ساتھی شہادت اعوان صاحب نے اتنا زبردست جواب دیا ہے، میں انہیں appreciate کرتا ہوں۔ شہادت صاحب کی توجہ میں اس طرف مبذول

کروانا چاہتا ہوں کہ اس کتاب میں جو جواب دیا گیا ہے وہ سراسر غلط ہے، میں آپ کو نشان دہی کروا رہا ہوں اور یہ سینیٹ کے ایوان کے ساتھ ایک مذاق ہے۔ یہ حقیقت ہے اور ان افسران کے خلاف کارروائی کی جائے۔ یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ یکم جولائی سے 31 دسمبر تک ریلوے نے 28 ارب روپے کے لگ بھگ کمایا ہے اور اخراجات 52 ارب روپے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ خسارہ صرف تین ارب روپے ہوا ہے۔ ابھی میں نے calculation کی ہے تو یہ 23 ارب روپے کا خسارہ ہے۔ اس 23 ارب کے خسارے کو آپ کیوں چھپا رہے ہیں، کیا اس لیے چھپا رہے ہیں کہ حکومت نے یہ خسارہ پورا کیا ہے تو کیا وہ خسارہ نہیں تھا؟ میرا یہ کہنا ہے کہ آپ سیدھے سے کہیں کہ ریلوے کو 23 ارب روپے کا چھ ماہ میں نقصان ہوا ہے۔

دوسری بات یہ جیسا کہ آپ نے کہا کہ 160 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ٹرینیں چلیں گی۔ میری تجویز یہ ہے کہ آپ پہلے اس track کو تو اس قابل بنائیں کہ ٹرین 160 کی رفتار سے اس پر چل سکے، ایسا نہ ہو کہ ہم حادثات پر حادثات کا ہی سنتے رہیں۔ یہ میری تجویز بھی ہے. براہ مہربانی ان دونوں پر مجھے reply دیں۔

جناب چیئرمین: تجویز نوٹ کر لیں اور دوسرا جواب دے دیں۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! میں یہ explanation ضرور دینا چاہوں گا کہ میں نے جیسا کہ مشتاق صاحب کو جواب دیا اب دنیش صاحب کو بھی میں بتا دیتا ہوں کہ پاکستان میں ریلوے ایک واحد ادارہ ہے جس میں پنشن ریلوے خود دیتا ہے، باقی کسی بھی محکمے سے اگر کوئی آدمی پنشن پر جاتا ہے تو اس کے لیے وفاقی حکومت اس کی پنشن دیتی ہے۔ دنیش بھائی جو بات بھی بتائیں گے اسے میں لکھ لوں گا۔ ہم نے یہ لکھا ہے کہ پنشن کی مد میں 35% ہے اور اب میں آپ کو یہ بتا دیتا ہوں کہ 2017 grant in aid میں 38.398 millions حکومت نے دی۔ 2018-19 میں 37 millions اور 2019-20 میں ,45 پھر 2020-21 میں 47 اور پھر .59 دنیش صاحب میرا کہنا یہ ہے کہ بہت اچھی بات ہے کہ آپ بہت محب وطن ہیں، آپ صحیح کہہ رہے ہیں کہ grant in aid بھی ایک خسارہ ہے۔ چونکہ آپ کا تعلق business community سے ہے اور آپ کا حساب کتاب بھی بہت بہتر ہے لیکن میرا کہنا یہ ہے کہ اس حکومت نے یہ grant in aid لینی شروع نہیں کی ہے، یہ تو 1958 سے چلتی آ رہی ہے۔ اگر آپ

کے حساب سے اسے خسارہ گنا جائے تو جن لوگوں کو ہم پنشن دے رہے ہیں وہ خسارہ ہے لیکن ہمارے حساب سے وہ پنشن حکومت دے رہی ہے35% جو grant in aid آ رہی ہے، میں نے آپ سے گزارش کی کہ ریلوے کی پنشن ریلوے ہی دیتی ہے تو حکومت بجائے وہاں سے دینے کے یہاں سے وہ پیسے آ جاتے ہیں تو اسے خسارے کی مد میں شمار نہ کریں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر زرقا سہروردی تیمور صاحبہ، ضمنی سوال۔

سینیٹر زرقا سہروردی تیمور: شکریہ جناب چیئرمین! ہم سب کو پتا ہے کہ ریلوے کو کیسے خسارے سے باہر نکالنا ہے اگر آپ ریلوے کے freight کو ہی active کر دیں۔ جس کے بارے میں ہم جانتے ہیں کہ پچھلی کئی دہائیوں سے road transporters ہیں جو مختلف قسم کی کرپشن کر کے ریلوے کو چلنے نہیں دیتے اور ہم سب یہ بھی جانتے ہیں کہ اگر آپ railway سے freight بھیجیں تو سڑک کی نسبتاً آدھا خرچہ آتا ہے۔ اس پر آپ کیوں کچھ نہیں کر رہے ہیں۔

دوسرا یہ کہ ML-I کی کیا update ہے کیونکہ اس وقت پاکستان کی ضرورت ہے کہ ہمارا Central Asian ممالک کے ساتھ freight ہو۔ گوادر میں رونق بڑھے اور ملک میں خوشحالی آئے۔ ML-I کے حوالے سے تو کوئی پیش رفت ہی نہیں ہے۔ براہ مہربانی ان دو points کے بارے میں بتائیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: وزیر مملکت برائے انصاف۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب یہ تجویز بھی بہت اچھی ہے اور جذبہ بھی بہت اچھا ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ، ML-I CPEC کا منصوبہ تھا اور بدقسمتی سے سابقہ دور میں یہ منصوبہ تھوڑا slow ہو گیا تھا۔ باقی اس سے متعلق اگر آپ ایک specific question ڈال دیں تو ہم آپ کو تفصیلی جواب دے دیں گے۔ چونکہ یہ ہماری ضرورت ہے، وقت کے ساتھ ساتھ اسے مکمل ہونا چاہیے، آپ کی تجویز بہت اچھی ہے کہ اگر ریلوے صحیح طریقے سے چلتی رہے گی۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ cargo train چلائیں۔

سینیٹر شہادت اعوان: بالکل جناب۔ اس وقت بھی ہمارے پاس 68 cargo trains چل رہی ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر زرقا سہروردی تیمور صاحبہ یہ already committee میں زیر بحث ہے، پہلے آپ نہیں تھیں، ML-I بھی اور یہ بھی discuss ہوا تھا۔ جی معزز سینیٹر مشتاق احمد صاحب۔

Question No. 52 Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state whether it is a fact that different channels of Pakistan are broadcasting the advertisements of International gambling companies, if so, the steps being taken by the Government to prevent such advertisements in future?

Ms. Marriyum Aurangzeb: It is apprised that transmission of PEMRA licensees has been reviewed and no such advertisement is found nor any complaint on such advertisement is received.

Moreover, as per Clause-14(6) of Electronic Media (Programmes and Advertisements) Code of Conduct, 2015, "advertisements of lotteries, gambling or betting as prohibited under Pakistan Penal Code (Act XLV of 1860) or any other law for the time being in force shall not be aired". (Annex-A).

ELECTRONIC MEDIA
CODE OF CONDUCT
2015

PEMRA

GOVERNMENT OF PAKISTAN
Ministry Of Information
Broadcasting And National Heritage
Islamabad

(3) If an abuse takes place that contains language or gesture that is considered apology worthy by the licensee and its representative, the representative must ask the guest to apologize immediately after the offense has taken place.

14. Advertisements:– It would be responsibility of the Licensee that :-

(1) Advertisements shall be in conformity with the laws for the time being in force.

(2) Advertisements intended for children shall not directly ask the children to buy the product.

(3) Advertisements shall not promote obscenity, violence or other activities harmful to human health or property.

(4) Advertisements of any alcoholic beverages, tobacco products, illegal drugs or narcotics shall not be aired.

(5) Any health related advertisement shall not be aired without prior permission of the Federal Government or Provincial Government, as the case may be, as required under the relevant applicable laws and the advertisement so aired after obtaining necessary permission shall strictly comply with the terms and conditions of the permission.

(6) Advertisements of lotteries, gambling or betting as prohibited under Pakistan Penal Code (Act XLV of 1860) or any other law for the time being in force shall not be aired.

(7) A licensee shall not advertise or promote black magic, quackery or superstition.

(8) Exploitation of religious or nationalistic sentiments and use of religious or national symbols and anthem purely for the purposes of promotion of a product or any quality in such product shall be prohibited.

(9) Advertisements shall be readily recognizable as such and kept separate from programmes.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میں نے جوئے کی عالمی کمپنیوں کی اشتہار بازی کے حوالے سے سوال پوچھا تھا اس کا مجھے جو جواب دیا گیا ہے اس میں نفی یا ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ TV اپنے اقدار، ثقافت اور culture کے تحفظ کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ ہمارے ہاں ایک زمانے میں جو لوکل اور صوبائی ڈرامے نشر ہوتے تھے وہ اتنے زبردست ہوتے تھے جس میں ہماری culture کی نمائندگی ہوتی تھی۔ کیا PEMRA اور حکومت کا ایسا کوئی plan ہے کہ TV channels کے ذریعے سے اپنے چاروں صوبوں کا جو خوب صورت culture اور ثقافت ہے اسے محفوظ کیا جاسکے۔ وہ ایسے ڈرامے ہوتے تھے کہ گلیاں سنسان ہو جاتی تھیں مگر اس وقت تو یہ culture invasion کے طور پر استعمال ہو رہا ہے تو پاکستان کے چاروں صوبوں کا جو خوب

صورت culture ہے اسے محفوظ بنانے کے لیے اور اس culture invasion سے بچانے کے لیے حکومت کا کوئی plan ہے۔

جناب چیئرمین: معزز وزیر مملکت برائے انصاف۔

سینیٹر شہادت اعوان: بہت اچھی بات ہے، آج کل شاید مشتاق صاحب کو وقت نہیں ملتا ہے، private channels تو اتنے شروع ہو چکے ہیں کہ میرے بچے تو Hum TV channel سے کوئی اور channel بدلی بھی نہیں کرتے ہیں، یا انگلش یا ہم ٹی۔وی۔ Private channels نے entertainment کا الگ شروع کر دیا ہے، sports channel الگ کر لیا ہے۔ مشتاق صاحب بالکل بجا فرما رہے ہیں لیکن ہمارا نیشنل ٹیلی وژن PTV ہے، اس زمانے میں صرف ایک ہی چینل ہوتا تھا، آپ نے راہی، رنگیلے کے پرانے ڈرامے جو کہ بہت اچھے تھے لیکن آج کل کے بچوں کا سسٹم اور ہے۔ اس وقت 68 channels ہیں۔ Sports کا channel الگ ملے گا ہے، entertainment کا channel الگ ملے گا، آپ کو International news چاہیے تو اس کا channel الگ ملے گا۔ آپ کی اچھی تجویز ہے، علاقائی میں KTN channel صرف سندھی programmes دکھاتا ہے، پشتو کے channel الگ ہیں، بلوچی دنیش صاحب بتائیں گے، television ہے وہ بھی شروع ہو گیا ہے، بلوچی channel بھی ہے۔ مشتاق صاحب الحمدللہ public نے یہ system start کیا ہے اور اب تو news بھی علاقائی زبان میں چل رہی ہیں۔ آپ کی تجویز ان کو بتائیں گے کہ ایک ایک ڈرامہ بھی علاقائی زبانوں میں بنائیں تاکہ یہ کمی پوری ہو جائے۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Faisal Javed supplementary please.

سینیٹر فیصل جاوید: جناب! یہ جو وزیر ہیں ان کا پتا نہیں ہے Information Minister یہ غائب ہیں۔ صحافیوں کے اتنے زیادہ issues ہیں لیکن ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ یہاں پر ads کی بات ہو رہی ہے ذاتی تشہیر پر پہلے بھی انہوں نے پیسے لگائے اور public, tax payer کا پیسا ہے۔ اشتہارات کی انہوں نے بات کی ہمیں یہ detail دے دیں اس پر انہوں نے detail نہیں دی۔ اس وقت جو government ads دے رہی ہے ان کی distribution کس لحاظ سے ہو رہی ہے؟

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Law.

سینیٹر شہادت اعوان: سینیٹر صاحب کا جو سوال تھا وہ مشتاق صاحب کے سوال سے ہٹ کر ہے آپ نے یہ بات کی ہے تو میں گزارش یہ کروں گا کہ اگر وہ اخراجات کی بات کریں گے، fresh question دے دیں اس کا in detail پچھلے چار پانچ سال کا حساب آپ کے سامنے لا کر پیش کر دوں گا۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Fida Muhammad supplementary please.

سینیٹر فدا محمد: کیا منسٹر صاحب یہ بتا سکتے ہیں کہ Radio Pakistan بھی قومی ادارہ ہے اور اس کی نشریات یا اس کے programmes کے حوالے سے کیا۔۔۔

جناب چیئرمین: کیا Radio Pakistan کو اور موثر بنایا جا سکتا ہے کہ نہیں؟ Honourable Minister of State for Law.

سینیٹر شہادت اعوان: بلکل یقینی طور پر Radio Pakistan, Pakistan کا نام ہے تو ہماری کوشش ہمیشہ یہ ہی ہو گی اور ان شاءاللہ تعالیٰ ملک بھی بہتر سے بہتر ہو گا اور Radio Pakistan بھی ہو گا اور آپ اور ہم بھی ہوں گے۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Faisal Saleem supplementary please.

سینیٹر فیصل سلیم رحمٰن: میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ جس طرح social media, آج کل لوگ media سے زیادہ social media دیکھتے ہیں۔ تو کیا حکومت اپنے اشتہارات یا funds social media پر بھی use کر رہی ہے اور اس کا کوئی code of conduct ہے یا نہیں؟

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Law.

سینیٹر شہادت اعوان: میری گزارش یہ ہے کہ میری معلومات کے مطابق social media پر government کے ads یا اس قسم کی کوئی policy یا programme نہیں ہے، کیونکہ حکومت کے جتنے بھی rules ہیں وہ PPRA, کے تحت ہیں

اور اس قسم کا کوئی provision نہیں ہے۔ ہمارے ads کا سلسلہ اگر social media پر چل پڑے گا تو بہت سے لوگوں کے لیے مسئلے مسائل ہو جائیں گے اور اگر آپ کی suggestion ہے، اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ قوم اور حکومت کے interest میں ہے تو میں یقینی طور پر government کو suggest کروں گا اور اس کے اوپر عمل بھی کیا جائے گا۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Fawzia Arshad. Question No. 54 Senator Fawzia Arshad: Will the Minister for Interior be pleased to state the mechanism evolved to check and monitor the development of cooperative societies at different stages till completion particularly with reference to deviation from layout plan and protection of member's rights?

Rana Sana Ullah Khan: As per Revised Modalities & Procedures (2020) framed under ICT (Zoning) Regulation, 1992 (As Amended) proposals for Housing Schemes is processed in two stages. In the first step Layout Plan (LOP) is approved then on completion of subsequent formalities, the No Objection Certificates (NOC) is issued.

During execution phase of the scheme site visits are frequently arrange by CDA for monitoring the development as per approved Layout Plan. In case, deviation from approved Layout Plan by the sponsors is observed the authority issues Notices. Show Cause Notice and finally cancellation of Layout Plan is made.

Further, if any changes are required as per revenue matters or site situation, the Layout Plan may be reviewed on request of sponsors by the Authority any time incorporating the Changes made by sponsors as per prevailing Rules / regulations.

Moreover, two Directorates of Building Control *i.e.* Building Control North & South were established for

effective Building Control and checking violation of approved Layout plan Subsequently, after handing over possession of the plots to allotees by the sponsors, as per ICT Building Control Regulations 2020, Building Plans are examined/ approved in Directorate of Building Control CDA. In case of any violation in approved Layout plan, the Building plan of the unit is not approved by the Authority.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر فوزیہ ارشد: میرے سوال میں یہ ہی بات ہے جو انہوں نے طریقہ کار بتایا ہے۔ انہوں نے بہت خوبصورت انداز سے explain کر دیا ہے۔ This is done only in theory but when it comes to practice یہ چیزیں ہوتی نہیں ہیں۔ I would like to quote sector I-12 جو1996 میں بنا تھا اور ابھی تک اس کی نہ development ہوئی ہے، پہلے یہ technical town بنا تھا، انہوں نے اس کا status change کر دیا۔ ادھر انہوں نے residential plots دیئے نہ اس کے sub sectors develop ہوئے ہیں۔ میں جو I-12 کی بات کر رہی ہوں یہ Interior Ministry کی Standing Committee میں ابھی تک چل رہا ہے اس کا کوئی جواب نہیں آیا۔ میرا یہ ہی سوال ہے کہ آپ نے جو mechanism دیا ہے تو can this mechanism be codified with penal action against the fraud which these housing societies are doing. جو معصوم، غریب لوگ ہیں جو low cost area plots ہوتے ہیں اس میں ان کو possession نہیں مل رہی ہے۔ جس وقت یہ societies وجود میں آتی ہیں اور اب جو موجودہ time ہے inflation ہے۔ Time period اتنا لمبا ہو جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: میڈم اس پر ضمنی سوال کریں یہ calling attention تو نہیں ہے ناں۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: میں یہ ہی کہہ رہی ہوں کہ اس میں جو لوگ fraud کرتے ہیں کیا ان کے لیے کوئی سزا ہے اور timelines نہیں بتائی گئی ہیں۔

جناب چیئرمین: Honourable Minister of State for Law کوئی سزا دیتے ہیں اگر محکموں سے کوئی غلطی ہو جائے یا صرف عوام کو ہی سزا دیتے ہیں؟

سینیٹر شہادت اعوان: ایسا نہیں ہے، اتفاق والی بات ہے کہ سینیٹر صاحبہ دو سوال mix کر گئی ہیں۔ ان کا ایک سوال نمبر ۱۳ تھا وہ آج defer ہو گیا ہے وہ سوال آیا نہیں۔ جو societies کے متعلق ہے جو مکمل نہیں ہو سکی اس کا جواب میرے پاس ہے جس دن یہ سوال آئے گا میں اس کا جواب دے دوں گا۔ آج جو سوال سینیٹر صاحبہ نے پوچھا ہے کہ یہ بتائیں جب کسی cooperative society کو اگر آپ NOC دیتے ہیں، lay out plan اس کو دیتے ہیں تو اس کا کیا طریقہ کار ہے اگر وہ development نہیں کرتی ہے۔ اس کے لیے سب سے پہلی بات یہ ہے کہ CDA کو اگر کوئی NOC دینا ہے یا کوئی lay out plan approve کرنا ہے۔ اس کے لیے پہلے تھا Modalities and Procedures framed under ICT (Zoning) Regulation, 1992 جس کو بعد میں upgrade کرکے Revised Modalities and Procedures (2020) framed under ICT (Zoning) Regulation 1992 بنا دیا گیا ہے۔ ان دونوں میں فرق کیا ہے، فرق صرف یہ ہے کہ پہلے 1992 میں review کی position نہیں ہوتی تھی لیکن اب اس کے اندر review کی position ہے۔

سب سے پہلے تو میں یہ بتاوں کہ اگر ہمارے پاس کوئی NOC lay out plan کے لیے آتا ہے اس کا طریقہ کار CDA کے پاس کیا ہے، آج کا جو بھی saleable area ہوتا ہے اس saleable area کا 20% CDA اپنے پاس mortgage کر لیتی ہے، transfer نہیں کرتے mortgage کر لیتے ہیں. number one اس کے علاوہ جتنے بھی amenity plots ہیں جن میں parks, play grounds, green areas, roads, mosques ہیں ان کو CDA اپنے پاس transfer کرا لیتی ہے۔ یہ NOC دینے سے پہلے کا procedure ہے کیوں، اس لیے وہ ایسا کر لیتے ہیں تا کہ وہاں کے members کے interests کو look after کیا جا سکے۔ اگر وہ وقت پر development نہیں کرتے ہیں تو ان rules کے اندر ایک procedure ہے کہ وقت پر نہ کرنے کی وجہ سے 8000

rupees per canal ان کو fine ہوتا ہے اور اس کے علاوہ اگر ان لوگوں کو اپنی allotment سے related کسی بھی قسم کی شکایت ہوتی ہے کمی بیشی ہوتی ہے تو ہم نے 20% plots جو mortgage کیے ہوئے ہیں ان میں سے ہم ان کو accommodate کر دیتے ہیں اور لوگوں کا interest جس طرح میں نے کہا کہ amenity plots اپنے پاس اس لیے transfer کروا لیتے ہیں تاکہ کوئی بھی آدمی plan کی violation نہ کر سکے۔ یہ یہاں کے ہی regulations, laws بنائے ہوئے ہیں تو اگر اس میں آپ کچھ اور چاہتے ہیں، قانون سازی کے لیے آپ ہمیشہ تیار رہتے ہیں۔ اگر کوئی suggestion دیں گی اور ہمیں لوگوں کے interest میں مزید بہتر کرنے کی ضرورت محسوس ہو گی تو سینیٹر صاحبہ کے suggestion کے مطابق قانون کو تبدیل کیا جائے گا اور CDA کو مزید مضبوط کیا جائے گا تاکہ جو لوگ وہاں پر جگہ لیتے ہیں ان کا interest مد نظر رکھا جا سکے۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Saifullah Abro.

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں پہلے تو شہادت بھائی کو داد دیتا ہوں۔ آپ نے بھی ان کی تعریف کی ہے اور میں بھی تعریف کروں گا۔

جناب چیئرمین: فیصل صاحب، آپ ان کو سنیں۔ ان کا question ہے۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: دیکھیں، تعریف تو ان کی بنتی ہے۔ ایک تو ہمارا بھائی اور ممبر ہے۔ اس ہاؤس میں بیٹھا ہے۔ 88 members کی کابینہ کا وزن انہوں نے اٹھایا ہوا ہے۔ ان کو تو خراج تحسین پیش کرنا چاہیے کیونکہ ہر سوال کا جواب وہ دیتے ہیں۔ اگر ایک ممبر کا وزن 100 kg ہو تو تقریباً 8.9 ٹن ان کا وزن بنتا ہے۔ شہادت بھائی سے میرا یہ سوال ہے کہ یہ procedure تو آ گیا کہ پہلے LOP issue کیا جاتا ہے اور اس کے بعد NOC. یہاں پر بہت سی سوسائٹیاں ایسی ہیں جن کے پاس LOP and NOC نہیں ہوتا۔ اسلام آباد میں بہت سارے مسائل ہیں۔ اسلام آباد میں کل کتنی سوسائٹیاں ہیں جن کے پاس نہ LOP ہے اور نہ NOC ہے۔ ان کے خلاف کیا action لیا گیا ہے۔ اگر ان کی یہاں پر لسٹ دی جاتی۔ اصل issue یہی ہے۔ اگر ہم اس طرف جائیں تو شاید سوسائٹیوں کے مسائل حل ہو جائیں گے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Law.

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! ابڑو صاحب کی معلومات میں اضافے کے لیے اور ان کی مدد کے لیے میں یہ بتاؤں گا کہ ICT Ministry of Interior کے ماتحت ہے اور میں Interior کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا ممبر بھی ہوں۔ محسن عزیز صاحب اس کمیٹی کو chair کر رہے ہیں۔ اگر کسی ممبر کو CDA سے متعلق کوئی شکایت ہوتی ہے تو باقاعدہ جیسا کہ پچھلے دنوں غوری ٹاؤن کے متعلق بہت سی شکایات آئی تھیں جن کو ہم نے take up کیا۔ ہم نے رپورٹس منگوائیں۔ اگر کوئی illegal construction ہو رہی ہے یا کوئی اور اس قسم کا کام ہو رہا ہے۔ دیکھیں، اگر کوئی کوآپریٹیو سوسائٹی اسلام آباد میں رجسٹرڈ ہے تو اس کے لیے CDA کی طرف سے LOP and NOC لازمی ہے۔ جب تک وہ CDA سے plan approve نہیں کروائیں گے تو وہاں پر construction نہیں ہوگی۔ ابڑو صاحب! میرا کہنا یہ ہے Rules and Regulations کے مطابق CDA کام کرتی ہے۔ ہمیں اس میں interest ہے۔ اگر کسی قسم کی کوئی complaints یا کمی بیشی ہے تو آپ بتائیں CDA والے یقینی طور پر اس کو address کریں گے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر فدا محمد صاحب۔

سینیٹر فدا محمد: شکریہ، جناب چیئرمین! کیا منسٹر صاحب یہ بتا سکتے ہیں کہ اس وقت میرے خیال میں سینیٹ کی ایک ہاؤسنگ سوسائٹی ہے۔ مجھے اس کے بارے میں پتا چلا ہے کہ اس کے کچھ بندے فوت بھی ہو گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: کس کے بارے میں آپ بات کر رہے ہیں۔

سینیٹر فدا محمد: سینیٹ ہاؤسنگ سوسائٹی کے بارے میں۔

جناب چیئرمین: وہ سوسائٹی بالکل سینیٹ کی نہیں ہے۔ ہم نے لکھ کر دیا ہوا ہے۔ وہ سوسائٹی اب پرائیویٹ ہے۔ جی بتائیں۔ رضا ربانی صاحب جب چیئرمین تھے تو انہوں نے لکھ کر دیا تھا کہ نام کو change کر لیں۔ ان کی ابھی کمیٹی بن گئی ہے اور وہ نام کو change کر رہے ہیں۔ ہم نے لکھ کر دے دیا ہے۔

سینیٹر فدا محمد: میرے خیال میں اس سوسائٹی کا ایک ممبر فضل خالق صاحب تھا۔ اس بے چارے نے 1987 میں پیسے جمع کروائے تھے۔ وہ فوت بھی ہو گیا ہے مگر آج تک ان کے بچوں کو کوئی پلاٹ نہیں ملا۔

دوسری بات یہ ہے کہ کیا منسٹر صاحب CDA کے جو Rules and Regulations ہیں ان کو one window کے تحت لا سکتے ہیں کیونکہ وہاں پر ابھی تک 8,8 and 10,10 سالوں سے سوسائٹیوں کے NOC پڑے ہوئے ہیں۔ ابھی کہہ رہے تھے کہ بہت اچھا ہو رہا ہے لیکن اس وقت ملک میں جتنی CDA کی involvement ہے کسی اور شہر میں نہیں ہے۔ جتنا یہاں پر اسلام آباد میں ہے۔ تو اس کو کس طرح آسان بنایا جا سکتا ہے۔ یہاں پر تو ایسے لوگ ہیں کہ یقین کریں کہ دن دیہاڑے۔۔۔

جناب چیئرمین: فدا صاحب! سوال تو اتنا لمبا نہیں ہوتا۔ Calling Attention Notice اس پر لے آئیں۔ جی، منسٹر صاحب۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ سینیٹ کی کوئی کوآپریٹیو سوسائٹی نہیں ہے۔ ایک دو سوسائٹیوں کا میں نام نہیں لوں گا جن میں سینیٹرز نے اپنی booking کروائی تھی۔ وہ ان کا ذاتی معاملہ تھا۔ جس طرح معزز چیئرمین صاحب نے کہا کہ سینیٹ کی اپنی کوئی ہاؤسنگ سوسائٹی نہیں ہے۔ ہاں، یہ ضرور ہے کہ جتنی developed schemes ہیں ان کے اندر parliamentarians کا کوٹا مقرر ہے۔ CDA سے ان کے بارے میں پوچھنا چاہیے۔ وہاں پر ججز کو پلاٹ مل جاتے ہیں۔ بیوروکریٹس کو بھی پلاٹ مل جاتے ہیں۔ میں نے Interior کی کمیٹی میں بھی یہ گزارش کی ہے کہ لوگ اپنا کوٹا اور اپنے پلاٹ بھی claim کریں۔ وہ ایک الگ چیز ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ معزز پارلیمنٹرین جو ہیں ان کو جتنی awareness ہے، آپ اور ہم تو public کا ذہن بنانے والے لوگ ہیں۔ ہم جب تک تسلی نہ کریں اس وقت تک پرائیویٹ کوآپریٹیو سوسائٹیوں میں نہیں جانا چاہیے۔ اگر کوئی کوآپریٹیو سوسائٹی مشکوک قسم کی ہے تو public کی awareness کے لیے باقاعدہ CDA نے ایک مہم شروع کی ہوئی ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کی کوئی شکایت ہوگی تو وہ میں آپ سے لے کر اس کا redressal کرکے جواب دوں گا۔

جناب چیئرمین: پہلی مرتبہ سیف ایک سوال کر رہا ہے۔ تو اجازت اس کو دے دیں۔

سینیٹر شہادت اعوان: بالکل پوچھ لیں۔

سینیٹر سیف اللہ سرور خان نیازی: میں معزز منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اگر ہم سینیٹ کا نام استعمال کرنے کی اجازت کسی کو نہیں دے رہے ہیں تو آپ ان کو روکنے کے لیے کچھ کر رہے ہیں یا نہیں؟

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Law.

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! اس میں گزارش یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی فراڈ، impersonation کرکے کسی کو دھوکا دے رہا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس کا کام ہے یا victim کا کام ہے۔ میری گزارش یہ ہوگی۔ میں معزز چیئرمین صاحب سے بھی استدعا کروں گا لیکن مجھے خوشی ہوئی کہ چیئرمین صاحب سینیٹ سے متعلق جو امور ہیں ان سے وہ خوب واقف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سینیٹ کی اس طرح کوئی کوآپریٹیو سوسائٹی نہیں ہے۔ اگر کوئی نام استعمال کر رہا ہے تو میرے علم میں یہ بات ہے۔ جب میں نیا نیا سینیٹر منتخب ہو کر آیا تو کشمیر کوآپریٹیو سوسائٹی ہمارے ذہن میں تھی یا دو تین اور سوسائٹیاں تھیں جہاں پر لوگوں نے پلاٹ لیے تھے لیکن سلسلہ یہ ہے کہ اگر کسی individual کا کوئی مسئلہ ہے تو میں انہیں یہ گزارش کروں گا کہ آپ Interior کی اسٹینڈنگ کمیٹی میں درخواست دیں کیونکہ وہ بہترین forum ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم ان کے لیے کچھ نہ کچھ کریں گے۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Fawzia Arshad.

Question No. 55 Senator Fawzia Arshad: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the number of stray dogs has increased in Islamabad specially in green belts causing nuisance to the residents, if so, reasons thereof; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to establish

sanctuaries for stray dogs in Islamabad to protect the people from any harm by those dogs, if so, the details thereof and if not, the reasons thereof?

Rana Sana Ullah Khan: (a) Directorate of Sanitation, Metropolitan Corporation Islamabad deals with the matter of stray dogs. For this purpose, dog shooters were also appointed. However, Islamabad High Court *vide* order passed in writ petition No. 1155/2019 dated 25-04-2022 prohibited killing of stray dogs. Therefore, Directorate restarted to capturing of the dogs and encaging them in rural area of ICT. However, again Islamabad High Court prohibited their encage meal and also prohibited to inject poison to kill dogs. Since then many meeting were held at various foram to find a solution to restrict growing population of stray dogs.

(b) Now Municipal Administration MCI has decided to establish animal care centre/ sanctuary where all stray dogs will be nourished both male and female separately so that the population may be restricted.

Mr. Chairman: Madam, any supplementary question?

سینیٹر فوزیہ ارشد: جناب چیئرمین! اس میں ایک گزارش تھی کہ اسلام آباد میں stray dogs کی جو تعداد بڑھ رہی ہے اس کی وجہ سے اسلام آباد کے مکینوں کو کافی مشکلات ہو رہے ہیں۔ وہ لوگ میرے پاس آئے تھے جس کی وجہ سے میں نے یہ سوال پوچھا تھا۔ ہمارے ملک میں جانوروں کے جو shelter homes ہیں اگر ان کے بارے میں بات کی جائے تو لوگ بڑا مذاق اڑاتے ہیں۔ اگر ہم دیکھیں تو ہمارے دوست ملک ترکیہ میں how beautifully they have been treated and cared for. وہ وہاں پر کھلے پھر رہے ہوتے ہیں اور عام لوگ ان کو کھلا بھی رہے ہوتے ہیں۔ وجہ یہ ہے۔

جناب چیئرمین: میڈم! آپ سوال نہیں بلکہ تقریر کر رہی ہیں۔ معذرت۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: جناب چیئرمین! میں سوال کرنے لگی تھی۔ انہوں نے کہا ہے کہ animal care centres بنا رہے ہیں مگر یہ نہیں بتایا کہ کدھر اور کب؟ ایک ambiguous قسم کا جواب آ جاتا ہے۔ انہوں نے پہلے سیکشن میں بتایا ہے کہ

Directorate restarted for capturing of the dogs and encaging them in rural area of ICT.

جناب چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے؟ Specific سوال پوچھیں۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: ہمیں جگہ بتائیں اور کب تک یہ ہوگا؟

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Law.

کوئی specific جگہ ہو تو بتائیں۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! جی، بالکل بتاؤں گا۔ آوارہ کتوں کے لیے یہ سوال پوچھا گیا تھا۔ پہلی بات تو میں یہ بتاؤں کہ animal کے بارے میں اسلام آباد ہائی کورٹ کے ایک سابق چیف جسٹس نے توجہ دلوائی اور کہا کہ stray dogs کے لیے بھی کچھ نہ کچھ کام کیا جائے۔ اسلام آباد ہائی کورٹ کے order پر بہت سے اداروں نے کام کیا۔ میں اس writ petition کا نمبر آپ کو بتادوں تاکہ آپ کے کام آئے، اس کا نمبر 1155/2019 ہے جبکہ آرڈر 21 مارچ، 2020 کا ہے جب directions دی گئی تھیں۔ اس direction کے بعد Ministry of Climatic Change نے اسلام آباد میں باقاعدہ ایک میٹنگ کی اور in the chairmanship of IWMB کی کمیٹی کی میٹنگ ہوئی، غالباً کمیٹی نے اپنی تجاویز ہائی کورٹ کو دیں۔ اب اس کے بعد کیا ہوا؟ اس کے بعد ان directions کی وجہ سے ترلائی کے اندر ایک Dog Controlling Centre بنا دیا گیا ہے جہاں اس وقت 703 کتے موجود ہیں جن میں 209 male سے ہیں۔ اس کے علاوہ ICT نے باقاعدہ dog pound and controlling centre بنانے کے لیے PC-I بھیجا ہوا ہے، وہ 159.58 ملین روپے کا ہے۔

اس کے علاوہ سب سے بڑی بات میں یہ بتادوں کہ چونکہ اس حوالے سے ایک specific question کیا گیا تو مجھے بتانا اچھا لگے گا کہ یہ جو PC-I ہم نے تیار کیا ہے، اس میں

اسٹاف اور جو باقی ان کا کھانا پینا اور facilities ہیں اور ان کی جو medicines وغیرہ ہیں، اس کے لیے سالانہ خرچہ -/90,158,000 روپے ہوگا جبکہ اس کے اوپر مہینے کا خرچہ -/7,096,500 روپے ہوگا۔ یہ کام شروع ہے اور ان شاءاللہ تعالیٰ، جو کورٹ کی directions تھیں اور جو لوگوں کا concern تھا، اسے address کیا جارہا ہے۔

جناب! animals کے متعلق ماشاءاللہ، ہمارے parliamentarian دوستوں کو بہت زیادہ فکر ہے اور بالکل ہونی چاہیے۔ عالمی طور پر تو ان کے متعلق بہت سی conferences بھی ہوتی رہتی ہیں۔ آپ نے recent past میں دیکھا ہوگا کہ رانا مقبول صاحب نے بھی ایک bill پیش کیا تھا، گو کہ وہ اس سے ہٹ کر تھا، وہ stray dogs کے کاٹنے کے حوالے سے تھا۔ اس کے ساتھ میڈم پلوشہ صاحبہ کا ایک bill تھا۔ رانا محمود الحسن صاحب کا ایک bill تھا، وہ تو بلکہ کونسل بنانے کی بات بھی کررہے تھے۔ لہٰذا، بات یہ ہے کہ اس کے اوپر باقاعدہ کام شروع ہوچکا ہے۔ اس کے علاوہ ICT کے اندر باقاعدہ ایک complaint cell بنادیا گیا ہے جس کے اندر اگر کسی کو کوئی stray dog ملے یا کسی کو پتا چلے، ہم روزانہ اسے highlight کرتے رہتے ہیں، وہ بتائے، ICT والے وہاں پر آتے ہیں، وہ وہاں سے کتوں کو لے جاتے ہیں اور سینٹر میں جاکر بند کردیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ شہادت اعوان صاحب! ابھی جب مجھے President, IPU ملے تھے تو انہوں نے کہا کہ پرتگال میں ایک party ہے، Animal Protection Party اور اس کے تین ممبرز اس مرتبہ ہمارے پاس ہاؤس میں، پرتگال کی اسمبلی میں elect ہوچکے ہیں۔ سینیٹر محسن عزیز ضمنی سوال پوچھیں۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب! شہادت صاحب کا بہت شکریہ۔ انہوں نے تو ترلائی اور چک شہزاد وغیرہ کے کتوں کی بات کی ہے لیکن اسلام آباد کے سیکٹر F-6 اور F-7 میں بہت سے آوارہ کتے اور آوارہ سور پھر رہے ہوتے ہیں۔ بندروں کو تو ایک طرف رکھیں، وہ تو موجود ہوتے ہی ہیں۔ سور بہت زیادہ ہوگئے ہیں۔ کتوں سے پہلے سوروں کا بندوبست کریں کیونکہ یہاں پر ان کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ خاص طور پر F-6 اور F-7 کے علاقے میں۔ پتا نہیں کیوں یہ موٹے بھی ہوگئے ہیں، چھوٹے بھی ہیں اور بڑے بھی ہیں۔ ہر سائز کے موجود ہیں۔ ان کے لیے زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ باقی یہ ہے کہ ابھی بھی فوزیہ بی بی میرے پاس آئیں کہ animal کے rights کا معاملہ ہے،

چھوڑیں بھئی! پہلے آپ human rights کی بات کریں۔ پہلے آپ غریب کی بات کریں۔ آپ تو جاپان سے بلی کے لیے اور فرانس سے کتے کے لیے خوراک منگوا رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ پہلے غریب کی بات کرو، اس کی روٹی کی بات کرو۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ ابھی جو سوال ہے، اس کے متعلق بات کریں۔ محسن صاحب! آپ بہت پرانے parliamentarian ہیں، سوال سے متعلق رہیں۔ جی منسٹر صاحب۔

(اس موقع پر بعض حکومتی اور اپوزیشن اراکین اپنی نشستوں پر کھڑے ہوگئے اور باآواز بلند احتجاج کرتے رہے)

جناب چیئرمین: فیصل صاحب! مہربانی کریں۔ ایسے نہ کریں۔ میری آپ سے گزارش ہے اور آج آخری مرتبہ گزارش ہے۔ تنگی صاحب! تشریف رکھیں، بات ہو گئی ہے۔ محسن صاحب! مہربانی کرکے تشریف رکھیں۔ .Mohsin sahib, calm down please بہرہ مند صاحب! مہربانی کرکے تشریف رکھیں۔ سینیٹر محسن صاحب! تشریف رکھیں۔ محترم سینیٹر شہادت اعوان صاحب۔

(اس موقع پر اپوزیشن اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

سینیٹر شہادت اعوان: جناب! بات یہ ہے کہ جواب سننے والے چلے گئے۔

جناب چیئرمین: دنیش! آپ انہیں منا کر لے آئیں۔

سینیٹر شہادت اعوان: میری گزارش یہ ہے کہ یہاں پر پالتو کتے بھی ہیں۔ میرا کہنا یہ ہے کہ اس ہاؤس میں میرے اس side پر بیٹھی ہوئی ایک محترم سینیٹر صاحبہ نے سوال کیا جس کا میں نے جواب دیا۔ یا تو بولیں کہ میں نے کسی شیر وڈاگ کی بات کی ہے، اس کے کسی مالک کی میں نے بات کی ہے، کسی نے کہا کہ دائیں بائیں کی آبادیاں ہیں، اگر میں نے بنی گالہ کے کسی کتے کی بات کی ہے تو آپ مجھے بولیں۔ میں نے وہ بات نہیں کی۔ میں نے تو صرف یہ کہا ہے کہ چونکہ عزت مآب چیف جسٹس صاحب نے توجہ مبذول کروائی اور باقاعدہ ایک کمیٹی بنی جس کا ہمارے senior parliamentarians حصہ رہے۔ آپ نے بجا طور پر فرمایا کہ جانوروں کے بھی حقوق ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ، ان کا خیال رکھا جائے گا۔ میرے خیال میں ہاؤس کا ماحول ٹھیک رکھنے کے لیے بہتر یہ ہوگا، کسی ممبر نے ایک بات تو کسی حد تک صحیح کہی کہ ہمیں حقوق العباد، اخلاقیات یا دوسری باتوں کا

بھی خیال رکھنا چاہیے۔ ہم اس ہاؤس میں animals کی بات تو کرتے ہیں لیکن ہمارا اپنا behaviour بھی ٹھیک ہونا چاہیے اور ایک دوسرے کی عزت اور احترام کو بھی ملحوظِ خاطر رکھنا چاہیے۔

جناب چیئرمین: محترم سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی! ضمنی سوال پوچھیں۔

سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی: جناب چیئرمین! میں نے ایک سوال کرنا تھا کہ جو سپریم کورٹ کے decision میں instructions تھیں، ان کے پیش نظر بہت سی private organizations ہیں اور وہ بہت کام کر رہی ہیں۔ حکومتی سطح پر کام کرنا بہت مشکل ہے۔ کیا معزز وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ آپ ان private organizations کو protect and support کریں گے تاکہ جو کام ہم نہیں کر سکتے، وہ کر سکتے ہیں تو اس کے لیے حکومت کی protection بھی چاہیے تو کیا یہ کریں گے؟

جناب چیئرمین: دنیش صاحب! شکریہ۔ محسن صاحب! آیئے۔

(اس موقع پر اپوزیشن اراکین ایوان میں واپس آ گئے)

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Law.

سینیٹر شہادت اعوان: جناب والا! یہ ایک حقیقت ہے کہ سپریم کورٹ میں بھی جو ہمارے دوست گئے تھے۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: محسن صاحب! آپ چھوڑیں، سینیٹر صاحبہ! براہ مہربانی ایسی بات نہ کریں۔ جی۔ سینیٹر صاحبہ! میری گزارش ہے کہ تشریف رکھیں۔ دونوں sides please, خاص طور پر خواتین مہربانی فرمائیں، دو منٹ سن لیں۔ فوزیہ صاحبہ! آپ بیٹھ جائیں، بات ہو گئی ہے۔ شکریہ۔ جی۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! میرا کہنا یہ ہے کہ honourable Islamabad High Court میں writ petition میں جو parties تھیں، ان میں اولیس اعوان ایڈوکیٹ Islamabad Wildlife Management Board کو represent کر رہے تھے۔ اس کے بعد سرفراز اعجاز صاحب تھے، IMWB کی طرف سے

ایڈووکیٹ پیش ہوئے۔اس کے علاوہBayer Research Council کی طرف سے لوگ پیش ہوئے،Climate Change کی طرف سے لوگ پیش ہوئے، Wildlife Management Board کی طرف سے وہاں پیش ہوئے،International NGOs کے لوگ وہاں پیش ہوئے۔ میری گزارش ہے کہ اس orderکے complianceمیں جو کمیٹی بنائی گئی، اس میں NGOs members تھیں۔ Islamabad Wildlife Management Boardکے Office Orderمیں جو کمیٹی بنائی گئی،اس میں two advocates تھے، one Dr. Zahra Yaqoob Khan, Saving Life on Strays Home جو PAWS, member, Mr. Ghani Ikram Khan Rehabilitation Shelterکے founderہیں۔ آپ نے NGOs کے لیے کہا، میں کہہ رہا ہوں کہ جناب غنی اکرام خان صاحب ممبر تھے، امینہ صدف صاحبہ اس کی ممبر تھیں، فریال نواز animal welfare activist ممبر تھیں، یہ بہت لمبی list ہے۔ ہم انہیں support کرتے ہیں اور ان کی direction میں کمیٹی کی جو recommendations ہیں وہ باقاعدہ courtمیں بھی put up ہوئی ہیں، ہم کام کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی شکریہ۔ اگلا سوال نمبر ,56 معزز سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب۔ تشریف نہیں لائے ہیں۔

Question No. 56 Senator Kamran Murtaza: Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) whether it is a fact that operation of the Jaffar Khan Express plying between Quetta and Peshawar has been suspended for the last 2/3 months due to the situation of recent floods/rains in Balochistan;

(b) is it also a fact that due to floods/rains, goods train operation is also suspended from Quetta to other cities of the country; and

(c) what steps are being taken by the Government to resume and revive the operation of the said passenger/goods trains on regular basis?

Khawaja Saad Rafique: (a) Operation of Jaffar Express was suspended owing to flood damages to Railway infrastructure on 23-08-2022. Jaffar Express has been restored on 20-11-2022 ex. Mach-Peshawar-Mach.

(b) Goods trains were suspended for main line *i.e.* Quetta to Sibi route on 23-08-2022. Whereas goods train operation between Quetta-Taftan has now been restored dated 04-10-2022.

(c) Operation up to Mach has been restored. The operation between Mach to Quetta was suspended owing to serious damages to bridge No. 221 between Hirok and Dozan Railway stations. The same is being constructed which is expected to be fit for operation by the end of January-2023.

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر,57 سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب۔ تشریف نہیں لائے ہیں۔

Question No. 57 Senator Kamran Murtaza: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) the number of sanctioned posts of members of Pakistan Information Commission (PIC) indicating the detail of members working at present against the same; and

(b) what steps are being taken by the Government to appoint members against the vacant posts in the PIC and the date by which the same will be finalized?

Ms. Marriyum Aurangzeb: (a) There are three (3) sanction posts of members of Pakistan Information Commission (PIC):

Chief Information Commissioner	Filled
Information Commissioner	Filled
Information Commissioner	Vacant

(b) Government has appointed Mr. Shoaib Ahmed Siddiqui as Chief Information Commissioner and Mr. Ijaz Hassan Awan as Information Commissioner. The appointment of member from civil society is under process.

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 58, پرنس احمد عمر زئی صاحب۔ وہ تشریف نہیں لائے ہیں۔

Question No. 58 Senator Prince Ahmed Umer Ahmedzai: Will the Minister for Railways be pleased to state the number of BS-19 and above officers of Railway Group in the Ministry, Pakistan Railway and attached Departments belonging to the province of Balochistan indicating their district of domiciles?

Khawaja Saad Rafique: Presently two officers in BS-19 & above of Railways group (RCTG) are working in the Ministry, Pakistan Railways and its attached departments belonging to the province of Baluchistan. The desired information is tabulated below:—

NAME	BPS	DOMICILE/ District	CADRE
Mr. Amir Ali Baloch	21	Baluchistan/ Quetta	Railway Commercial & Transportation Group (RCTG)
Mr. Jahanzeb Khan	19	Baluchistan/ Quetta	Railway Commercial & Transportation Group (RCTG)

ii. However, another two officers from Ex-Cadre are also serving in BS-20 in the Ministry, Pakistan Railways and its attached departments belonging to the province of Baluchistan. The requisite information is appended below:

NAME	BPS	DOMICILE/ District	CADRE
Mr. Pervaiz Arshad	20	Baluchistan/ Quetta	Civil Engineering Department (Ex- Cadre)
Mr. Irshad-ul-Haq	20	Baluchistan/ Jhal Magsi	Signal & Telecom Department (Ex- Cadre)

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ,59 معزز سینیٹر سیمی ایزدی صاحبہ۔ وہ تشریف نہیں لائی ہیں۔

Question No. 59 Senator Seemee Ezdi: Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) the number of registered Afghan refugees living in Pakistan;

(b) the number of Afghan refugees entered into Pakistan since2022; and

(c) the existing Afghan Refugees' policy of Pakistan?

Mr. Muhammad Talha Mahmood: (a) (i) At present there are 1,315,000 registered Afghan Refugees residing in the country validated/verified under Document Renewal & Information Verification Exercise (DRIVE). The DRIVE exercise has been extended upto March, 31st 2023 for residual caseload of Afghan Refugees.

(ii) Additionally, 141,676 Undocumented Members of Registered families (UMRF) have also been documented under DRIVE initiative whose confirmation is in process. If they are found eligible under prescribed criteria, the figure of 1,315,000 would further increase.

(b) Does not pertain to the mandate of Ministry of States & Frontier Regions (SAFRON). The Ministry of SAFRON deals only with management of registered Afghan Refugees during their temporary stay in Pakistan and their voluntary repatriation of Afghanistan.

(c) The Afghan Refugees are managed under national Policy approved by the Federal Cabinet from time to time which provides directions for their management in Pakistan and to facilitate voluntary repatriation to Afghanistan. Currently, the validity of PoR card issued to Afghan Refugees living in Pakistan and Tripartite Agreement (governs voluntary repatriation of Afghan Refugees signed among Pakistan, Afghanistan and UNHCR) is up till 30th June, 2023. Additionally, Pakistan strongly adheres to the three pillars under Solution Strategy for Afghan Refugees (SSAR) under a Quadripartite Agreement (Pakistan, Iran, Afghanistan & UNHCR).

The three pillars under SSAR are given Below:

i. Creating conducive conditions for voluntary repatriation.

ii. Sustainable reintegration in home country, that is Afghanistan.

iii. Assistance to the host communities.

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 60, معزز سینیٹر سیمی ایزدی صاحبہ۔ وہ تشریف نہیں لائیں ہیں۔

Question No. 60 Senator Seemee Ezdi: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the existing demand of housing units in Islamabad as per the latest population in the Federal Capital;

(b) the number of current household units in ICT;

(c) the shortfall of housing units at present; and

(d) whether the Government has formulated any proposal to meet the said shortfall of housing units in Islamabad in order to cater to the needs of the increasing population, if so, its details?

Rana Sana Ullah Khan: (a) The data regarding population and housing in the country is maintained by Pakistan Bureau of Statistics. Last population census was conducted by PBS in 2017. The reports regarding population data have been made public but housing census has not been conducted, therefore, exact number of housing units and housing shortage is not available.

(a) Pertains to Pakistan Bureau of Statistics.

(b) As per data provided by Pakistan Bureau of Statistics there are 332,145 households in ICT in 2017. Since Housing Census was not conducted in 2017, therefore total current number of housing units in ICT is not known. However, as per data available in CDA there are 215,413 approved plots in CDA schemes and approved private schemes.

(c) Since housing census has not been conducted in 2017, therefore data is not available.

(d) CDA has prepared plan to add 40,000 housing units in Islamabad in next five years.

Annex-I

Immediate

No.PBS.CPL.Senate(37)/2022
Government of Pakistan
Ministry of Planning Development and Special Initiative
Pakistan Bureau of Statistics (CP & L Section)
Islamabad
******

Islamabad the 20th December, 2022

To: **Dr. Zafar Iqbal Zafar,**
Dy. Director General Planning.
CDA, Islamabad.

Subject: - **SENATE STARRED QUESTION / DY NO. 37 SENATOR SEEMEE EZDI**

Reference Capital Development Authority (Planning Wing) letter No.CDA/PLW-DDG(PP)-(Senate Q-37)/ 2022/653 dated 14th Dec, 2022 on the above subject and the inputs of Pakistan Bureau of Statistics (PBS) are given below:

Question	Inputs /Comments of PBS
a) **The existing demand of housing units in Islamabad as per the latest Population in the Federal Capital;** b) **The number of current household units in ICT;** c) **The shortfall of housing units at present; and since the data regarding population and housing census is collected and maintained by Federal Bureau of Statistics.**	Pakistan Bureau of Statistics (PBS) being the National Statistical Office (NSO) is responsible for collection, compilation and dissemination of Census data. It disseminates the data to facilitate the data users as per data dissemination policy of PBS. Further; the projection of population is the mandate of National Institute of Population Studies (NIPS), Islamabad. It is informed that the housing units data is not available, with PBS, however, population and number of households data as per Population & Housing Census 2017 in respect of Islamabad is given below:- **Islamabad District** / **Total Population** / **Total No. of Household** / **Avg. Household Size** 2,003,368 / 332,145 / 5.86 It is pertinent to mention here that PBS is going to conduct 7th Population & Housing Census, the first ever digital census in Pakistan in 2023 through which data of "Housing Units" will also be collected and available for data users.

(IMRAN SALEEM)
Director
Ph. # 051-9106551

Copy for information to:-

1. The CSO (DD&SS), PBS, Islamabad
2. The Section Officer (Council), M/o PD&SI, Islamabad

Mr. Chairman: Question hour is over. The remaining questions and their printed replies are placed on the table of the House.[1]

"UN-STARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES"

Question No. 1 Senator Haji Hidayatullah Khan: Will the Minister for Defence be pleased to state the details of the allotments of plots in different DHA

[1] *[The Question Hour is over. Remaining Questions and their printed replies are placed on the table of the House]*

schemes to civilian employees of grade 19 and above of the Ministry since 2010?

Reply not received.

Question No. 6 Senator Haji Hidayatullah Khan: Will the Minister for Interior be pleased to state the details of the NOC granted to the Shelter and Shelter Housing scheme, indicating details of the land and moza submitted for NOC?

Reply not received.

Question No. 7 Senator Haji Hidayatullah Khan: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) whether it is a fact that action is being taken against the illegal construction on the state/CDA land in Lakhwal

Banni Gala, Islamabad, if so, the details of action taken during the last 3 years; and

(b) the details of anti-encroachment officials of CDA deputed in the said area?

Reply not received.

Mr. Chairman: Leave applications.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: حاجی ہدایت اللہ صاحب کے سوالوں کے بارے میں پوچھیں کہ جوابات کیوں نہیں آرہے تاکہ انہیں جمعہ والے دن لگائیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: پہلے میں agendaلے لوں پھر سب کو موقع دوں گا۔ پہلے adjournment motionکی considerationکی بات کریں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میری عرض سن لیں پھر ایوان کی بات کر رہے ہیں، اس وقت نہ ان کا mic on تھا، میں نے انہیں اسی وقت ہی کہہ دیا تھا ہے کہ آپ ایک دوسرے کے ساتھ معذرت کریں، دونوں colleagues ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میں آپ کو وقت دوں گا، پہلے میری عرض سن لیں، اگر وہ نہیں کر رہے، نہ محسن کر رہے ہیں، میں اور آپ کیا کر سکتے ہیں، میں نے کہہ دیا ہے، میں یہی کر سکتا ہوں، میں نے منت کرنی تھی وہ کر لی ہے۔ سینیٹر سہروردی صاحبہ! تشریف رکھیں۔ ابھی نہیں سن سکتا، دوست محمد خان صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

We may now take up Order No. 3 (1) regarding the admissibility of the adjournment motion entered in a separate list to be examined under Rules 85 to 89 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012. Honourable Senator Mohsin Aziz adjournment motion No. 1, please move the motion.

Consideration of Admissibility of Adjournment motion moved by Senator Mohsin Aziz regarding the deteriorating state of economy

Senator Mohsin Aziz: I Senator Mohsin Aziz seek leave of the House to move the adjournment motion to discuss the current steep deterioration of economy in the country, lowest level of foreign reserves, dollar-rupee parity and continuous heavy inflation causing problems for the poor, lower middle class and business community.

جناب چیئرمین: محسن عزیز صاحب! جلدی سے بتا دیں کہ یہ کیوں admissible ہے؟

سینیٹر محسن عزیز: جناب چیئرمین! ڈالر کا rate Rs. 270, 275, 280 کسی کو معلوم نہیں ہے۔ یہ روزانہ مچھلی مارکیٹ کے rate کی طرح ہے، ہمیں معلوم نہیں ہے کہ یہ کیا ہے؟ پاکستان کی آج جو محرومیاں ہیں، میں آپ کو یقین سے بتاتا ہوں کہ 1971 کے بعد جو حالات تھے، اس میں جو محرومیاں تھیں، اس میں جو خدشات تھے، اس میں جو تکالیف تھیں، آج اس سے یہ بڑھ گئی ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحب! آپ نے پورا نہیں پڑھنا، آپ صرف بتائیں کہ اسے admissible کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

سینیٹر محسن عزیز: جناب چیئرمین! میں آپ کو یہی بتانا چاہتا ہوں کہ جو حالات ہیں، Moody's, Fitch, IMF rating ہے، وہ جو منہ پھاڑ پھاڑ کر کہہ رہے ہیں، ہم یہاں کیوں خاموش بیٹھے ہیں۔ ایک طرف اسی ممبران کی کابینہ ہے اور دوسری طرف اخراجات بڑھتے جا رہے ہیں۔ ایک طرف کہا گیا کہ زہر کھانے کو پیسے نہیں ہیں، دوسری طرف قمیض بیچ کر ہم قرض اتاریں گے، اب تو غریب نہ صرف ننگا ہو گیا بلکہ بھوکا ہو گیا، بے مکان ہو گیا۔ اس لیے اگر ہم یہاں بیٹھ کر یہ discuss نہیں کریں گے تو پھر کیا کریں گے؟

جناب والا! میں اس پر adjournment motion کے علاوہ calling attention notice بھی لے کر آیا، میں اس پر 218 motion بھی لے کر آیا۔ بات یہ ہے کہ یہ recent occurrence ہے، continue occurrence ہے، public interest کی یہ بات ہے۔ آپ دیکھیں کہ ایک دن میں پاکستان میں 13% devaluation کبھی نہیں ہوئی، پاکستان میں پٹرول پینتیس روپے کبھی نہیں بڑھا۔ جو فیکٹریاں بند ہوئیں اس سے پندرہ لاکھ آدمی بے روزگار ہو چکے ہیں، دو کروڑ آدمی سطح غربت سے نیچے جا چکے ہیں۔ اگر ہم یہ بات نہیں کریں گے تو پھر کیا بات کریں گے؟ ایک طرف غریب کے بچے کے لیے روٹی نہیں ہے دوسری طرف ہم نے کچھ دنوں کے لیے نہ جانے کس pressure کے تحت import کو بند کیا، اپنے کتے tommy کے لیے کھانا ہم باہر سے منگوا رہے ہیں۔ ہم اپنی بلی کے لیے کھانا باہر سے منگوا رہے ہیں، کس طرح یہ تضاد چلے گا؟ جناب والا! French Revolution, Czar

Revolutionمیں بھی اتنے خراب حالات نہیں ہوئے کہ آج ہم جس کسمپرسی کی حالت میں ہیں۔

جناب والا! میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں، میں یہاں صرف تنقید نہیں کرنا چاہتا، میرا خیال تھا کہ میں اس پر کچھ تجاویز بھی دوں، ہم اب تنقید سے باہر نکل جائیں، میں تنقید سے باہر نکلنا چاہتا ہوں، یہ میری حکومت یا کسی کی حکومت کی بات نہیں ہے، یہ پاکستان کی بات ہے اور پاکستان کی بات کے لیے اگر میرے پاس کوئی تجاویز ہیں تو میں وہ بھی دینا چاہتا ہوں۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لیے آپ کو impartial ہونا پڑے گا۔

جناب چیئرمین: کیا مطلب impartial ہونا پڑے گا؟

سینیٹر محسن عزیز: جناب والا! .impartial

جناب چیئرمین: میں impartial ہی ہوں نا جناب! آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں، یہ چھوڑ دیں، آپ admissibility کی بات کریں، میں impartial ہوں۔

سینیٹر محسن عزیز: میں اپنی گزارش ضرور کروں گا کہ آپ کو اسے دیکھنا پڑے گا کہ آیا اس سے ضروری کوئی۔۔۔۔

جناب چیئرمین: اس سے ضروری میرا نہیں ایوان کا مسئلہ ہے، اب میں ایوان میں اسے put کرتا ہوں، آپ کا point آ گیا ہے۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب والا! اس دستور کو میں نہیں مانتا، وہ دن دور نہیں ہے، میں آپ کو بتاتا ہوں کہ قارون کا جو خزانہ تھا۔۔۔

جناب چیئرمین: محسن صاحب! بس ہو گیا.thank you

جناب چیئرمین: سینیٹر محسن عزیز اور سینیٹر شہادت اعوان صاحب میں یہ عرض کروں کہ یہ matter through a Calling Attention Notice, 26 January کو سینیٹر ثانیہ نشتر صاحبہ۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر محسن عزیز: جناب! بس مجھے ایک منٹ دیں۔

جناب چیئرمین: جی بات کریں۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب! قارون کا خزانہ جس کی چابیاں 40 اونٹ لے کر جاتے تھے، وہ اس کے لئے کافی نہیں تھا۔ نمرود کا جو دور اور اس کا غرور تھا، اسے ایک مچھر نے مارا۔

جناب چیئرمین: سینیٹر میاں رضا ربانی آج اس کی admissibility کی بات ہو رہی ہے۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب! غریب بھوکا ہے۔ جب غریب بھوکا ہو کر پکارتا ہے تو عرش بھی ہل جاتا ہے وہ دن دور نہیں جب غریب کا ہاتھ ہوگا اور ہمارے گریبان ہوں گے۔ تاریخ دان یہ ضرور لکھے گا کہ جب ماں دھرتی کا خون بہہ رہا تھا۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ matter in detail, 26 January کو through a Calling Attention Notice discuss ہو چکا تھا۔ اس پر وزیر مملکت نے جواب دے دیا تھا پھر بھی اگر یہ ایوان کی مرضی ہے اور منسٹر صاحب oppose نہیں کرتے تو اس کی admissibility کو دیکھیں گے۔ سینیٹر محسن عزیز براہ مہربانی تشریف رکھیں۔ جی منسٹر صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: محسن صاحب آپ پہلے منسٹر صاحب کو تو سنیں۔ میں honestly بتاؤں کہ آپ زیادتی کر رہے ہیں۔ آپ نے پانچ منٹ admissibility of motion پر بات کر لی۔

سینیٹر شہادت اعوان: سینیٹر محسن عزیز صاحب نے جو adjournment motion دی ہے، انہوں نے یہ بات خود تسلیم کی ہے کہ اس سے پہلے انہوں نے اس مسئلے پر calling attention notice and different motions دیئے ہیں۔ یہ 26 جنوری کو ایوان میں discuss بھی ہو چکا ہے۔ وہ ایک senior parliamentarian ہیں۔ ہم rules کے پابند ہیں۔ Adjournment motions کے لئے rules of procedure and conduct of business in the senate, 2012, میں chapter XI ہے۔ اس میں Rule 87 conditions of admissibility of a motion کے متعلق ہے۔ میں اس کی clause (d) پڑھتا ہوں جو یہ کہتا ہے کہ:

"It shall not revive discussion on a matter, including the discussion on the admissibility of an adjournment motion

which has been discussed in the Senate within last four months."

26 جنوری کو گزرے کچھ ہی دن ہوئے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: لیڈر آف دی اپوزیشن اس پر بحث نہیں ہوتی ہے۔ ہم آپ کی ہر بات مانتے ہیں۔ آپ بھی ہماری کوئی بات مانیں۔ میں نے اس پر ایوان کا sense لینا ہے۔ اگر آپ ہر بات پر میرے ساتھ بحث کریں گے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

سینیٹر شہادت اعوان: لیڈر آف دی اپوزیشن کھڑے ہیں۔ میں نے صرف ایک بات کہنی ہے۔ I vehemently oppose it. یہ ایک unnecessary بات ہے۔ یہ rules کی violation ہے۔ ہمیں rules کے مطابق چلنا ہے۔

جناب چیئرمین: لیڈر آف دی اپوزیشن آپ rules کو چھوڑیں۔ وزیر مملکت برائے قانون و انصاف اس کی admissibility کی بات کر رہے ہیں۔ میں یہ ایوان کے floor پر کہہ رہا ہوں کہ آئندہ میں کسی کی بات نہیں مانوں گا۔ پہلے آپ مجھے اسے ایوان میں put تو کرنے دیں۔ اس پر کسی قسم کی اور بحث نہیں ہو سکتی ہے۔ جی بات کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! منسٹر صاحب ابھی کہہ رہے تھے کہ it is not the matter of recent occurrence. جو مہنگائی کا طوفان ہے، یہ تو ہر نئے دن کے ساتھ آ رہا ہے۔ اس لئے یہ ہر روز matter of recent occurrence بنتا جا رہا ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ چار مہینے پہلے کے rates ہیں۔ آپ چار مہینے پہلے دیکھ لیں اور آج دیکھیں۔ آپ لوگ اس کے ذمہ دار ہیں۔ آپ ان کتابوں کے پیچھے مت چھپیں۔

Mr. Chairman: Now, whether the member has the leave of the Senate to move the motion. Those who are in favour of it may rise in their seats. Count be made.

(Count was made)

Mr. Chairman: Those who are against it may rise in their seats. Count be made.

(Count was made)

جناب چیئرمین: اس موشن کی حمایت میں 19 اور مخالفت میں 25 ممبر کھڑے ہوئے تھے۔

Hence, the Motion is rejected and the admissibility of motion is not admitted.

(اس دوران اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی)

Mr. Chairman: We now move on to Order No.4. It stands in the name of Senator Rana Maqbool Ahmed, Chairman Standing Committee on Cabinet Secretariat. Please move Order No.4.

Motion under Rule 194(1) moved by Chairman Standing Committee on Cabinet Secretariat on [The Tosha Khana (Management and Regulation) Bill, 2022]

Senator Rana Maqbool Ahmad: Thank you, Mr. Chairman! I, move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on a Bill to provide for the management and regulation of Tosha Khana [The Tosha Khana (Management and Regulation) Bill, 2022], introduced by Senator Bahramand Khan Tangi, on 3rd October, 2022, may be extended for a period of ten days with effect from 2nd February, 2023.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: We now move on to Order No.5. It stands in the name of Senator Rana Maqbool Ahmad, Chairman Standing Committee on Cabinet Secretariat. Please move Order No.5.

Motion under Rule 194(1) moved by Chairman Standing Committee on Cabinet Secretariat on [The Civil Servants (Amendment) Bill, 2022]

Senator Rana Maqbool Ahmad: I move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on a Bill further to amend the Civil Servants Act, 1973 [The Civil Servants (Amendment) Bill, 2022], introduced by Senator Dr. Afnan Ullah Khan, on 23rd May, 2022, may be extended for a period of eight days with effect from 5th February, 2023.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Opposition has walked out from the House. Senator Saleem Mandviwalla, please request them to come and join proceedings of the House. We now move on to Order. No. 6. It stands in the name of Senator Rana Maqbool Ahmad, Chairman Standing Committee on Cabinet Secretariat. Please move Order No.6.

Motion under Rule 194(1) moved by Chairman Standing Committee on Cabinet Secretariat on [The Special Technology Zones Authority (Amendment) Bill, 2022]

Senator Rana Maqbool Ahmad: I move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on a Bill further to amend the Special Technology Zones Authority Act, 2021 [The Special Technology Zones Authority

(Amendment) Bill, 2022], introduced by Senator Mohammad Abdul Qadir, on 10th November, 2022, may be extended for a period of four days with effect from 8th February, 2023.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: We now move on to Order. No.7. It stands in the name of Senator Rana Maqbool Ahmad, Chairman Standing Committee on Cabinet Secretariat. Please move Order. No.7.

Motion under Rule 194(1) moved by Chairman Standing Committee on Cabinet Secretariat on [The National Disaster Management (Amendment) Bill, 2022]

Senator Rana Maqbool Ahmad: I move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on a Bill further to amend the National Disaster Management Act, 2010 [The National Disaster Management (Amendment) Bill, 2022], introduced by Senator Seemee Ezdi, on 10th October, 2022, may be extended for a period of four days with effect from 8th February, 2023.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: We now move on to Order. No.8. It stands in the name of Senator Rubina Khalid, Chairperson Standing Committee on Maritime Affairs. On her behalf Senator Kamran Micheal. Please move Order No.8.

Presentation of Report of the Standing Committee on Maritime Affairs on the review of budgetary allocation and its utilization by the Ministry of Maritime Affairs and its attached departments during first six months of financial year 2022-2023

Senator Kamran Michael: On behalf of Chairperson, Standing Committee on Maritime Affairs, I present report of the Committee on the "Review of budgetary allocation and its utilization by the Ministry of Maritime Affairs and its attached Departments during first six months of financial year 2022-2023" in terms of sub-rule (4) of Rule 166 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.9, Senator Manzoor Ahmad Sahib, not present. Junejo Sahib, please move Order No.9, on behalf of Senator Manzoor Ahmad.

آپ Overseas Pakistanis Committee کے ممبر ہیں نا؟

Presentation of Report of the Standing Committee on Overseas Pakistanis and Human Resource Development on the [Industrial Relations (Amendment) Bill, 2022]

Senator Muhammad Asad Ali Khan Junejo: On behalf of Senator Manzoor Ahmad, Chairman, Standing Committee on Overseas Pakistanis and Human Resources Development, I present report of the Committee on the Bill further to amend the Industrial Relations Act, 2012 [The Industrial Relation (Amendment) Bill 2022.

Mr. Chairman: Report stands laid. Please move Order No. 10 on behalf of Senator Manzoor Ahmad.

Presentation of Report of the Standing Committee on Overseas Pakistanis and Human Resources development on the [Emigration (Amendment) Bill, 2022]

Senator Muhammad Asad Ali Khan Junejo: On behalf of Senator Manzoor Ahmad, Chairman, Standing Committee on Overseas Pakistanis and Human Resource Development, I present report of the Committee on the Bill further to amend the Emigration Ordinance l979, [The Emigration (Amendment) Bill, 2022] introduced by Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur on 26th September, 2022.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.11, on behalf of honourable Senator Manzoor Ahmad, Asad Junejo sahib, please move.

Presentation of Report of the Standing Committee on Overseas Pakistanis and Human Resource Development regarding problems being faced by overseas Pakistanis

Senator Muhammad Asad Ali Khan Junejo: On behalf of Senator Manzoor Ahmad, Chairman, Standing Committee on Overseas Pakistanis and Human Resource Development, I present report of the Committee on a point of Public Importance raised by Senator Mushtaq Ahmad on 14th of July, 2021 regarding problems being faced by overseas Pakistanis.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 12, Senator Hilal ur Rehman, Chairman, Standing Committee on States and Frontier Regions,

please ،جی تنگی صاحب کا، SAFRON Standing Committee کون ممبر ہے جی move.

Presentation of Report of the Standing Committee on States and Frontier Regions regarding arising problems in the merged District after merger into the province of Khyber Pakhtunkhwa

Senator Bahramand Khan Tangi: I, Senator Bahramand Tangi on behalf of Senator Hilal ur Rehman, Chairman, Standing Committee on States and Frontier Regions present report of the Committee on the Point of Public Importance raised by Senator Hidayat Ullah Sahib on 23rd June, 2021, regarding "Arising problems in the merged District after merger into the province of Khyber Pakhtunkhwa".

Mr. Chairman: Report stands laid, Order No.13, Calling Attention Notice by Prof. Dr. Mehr Taj Roghani, not present. Order No.14, Calling Attention Notice by Danesh Kumar, please move Calling Attention Notice.

سینیٹر دنیش کمار: جناب چیئرمین، N-25 جو کراچی تا کوئٹہ اور چمن جو خستہ حالی کا شکار ہے، اس کی جانب وزیر برائے مواصلات کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، جی۔

Calling Attention Notice by Senator Danesh Kumar regarding the deteriorated condition of N-25 from Karachi to Quetta and Chaman

سینیٹر دنیش کمار: جناب چیئرمین، یہ بلوچستان کے حوالے سے اتنا اہم ہے کہ اگر وزیر مواصلات ہوتے تو مجھے خوشی ہوتی کہ بلوچستان کے حوالے سے وہ سن رہے ہوتے مگر ان کی عدم دلچسپی سے ظاہر ہے کہ وہ اتنے اہم مسئلہ پر بھی نہیں آئے۔

جناب چیئرمین، N-25 جس کا پرانا نام آر سی ڈی شاہراہ ہے، جو کراچی سے کوئٹہ اور کوئٹہ سے چمن پر مشتمل شاہراہ ہے۔ یہ 1960 کی دہائی میں بنی تھی۔ اس شاہراہ کو بلوچستان کے لوگ 'خونی شاہراہ' کہتے ہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ یہ دہشت گرد شاہراہ ہے۔

جناب چیئرمین، میں آپ کو figures بتاتا ہوں کہ بلوچستان میں دہشت گردی کی وجہ سے پچھلے دس سالوں میں دوہزار لوگوں کی شہادت ہوئی ہے۔ اس ظالم، اس دہشت گرد شاہراہ نے، اس خونی شاہراہ نے ہمارے پانچ ہزار سے زائد لوگوں کی جانیں لے لی ہیں۔ یہ ایسی situation ہے کہ میں حیران ہوں کہ ایسے حالات کے متعلق سننے کے لئے وزیر صاحب بھی موجود نہیں ہیں۔ مجھے سخت افسوس ہو رہا ہے۔

جناب عالی، N-25 کے لئے بلند و بانگ دعوے کئے گئے۔ میں پہلے اس پر آتا ہوں کہ یہ حادثات کس وجہ سے ہوتے ہیں۔ یہ شاہراہ سنگل ہے۔ مجھے اس ایوان میں آئے دو سال ہو گئے ہیں، میں اپنا سر پیٹ کر رہ گیا ہوں کہ خدارا اس شاہراہ کو دورویہ کیا جائے، اس کی dualization کی جائے مگر مجھے افسوس ہے کہ پی ٹی آئی کی حکومت نے بھی point scoring کی اور موجودہ حکومت بھی point scoring کر رہی ہے مگر عملی طور پر کوئی کام نہیں ہو رہا۔ آپ PSDP Book میں دیکھیں اس شاہراہ کی dualization کے لئے بارہ دفعہ بجٹ منظور ہوئے ہیں مگر ابھی تک آپ کو پتا ہے کہ زمینی طور پر سوراب سے کوئٹہ ایک سو کلومیٹر پر صرف earthwork ہوا ہے۔ کسی کو پرواہ نہیں ہے کہ بلوچستان کے لوگوں کی جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔ آپ یہ سوچیں کہ گزشتہ دنوں بیلا میں جو حادثہ ہوا ہے جس میں اکتالیس لوگ جل کر کوئلہ ہو گئے۔ میں کہتا ہوں کہ ان کی آہیں اس ایوان میں گونج رہی ہیں اور وہ ہماری بے حسی پر ماتم کناں ہیں۔

میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ سے زیادہ متاثر کون ہو سکتا ہے۔ پچھلی جنوری میں آپ کا بھائی بھی اسی شاہراہ نے نگل لیا تھا۔ یہاں بلوچستان کا کوئی بھی parliamentarian بتائے جس کا کوئی نہ کوئی لخت جگر یا رشتہ دار یہ شاہراہ نگل نہ گئی ہو۔ مگر مجھے افسوس ہوتا ہے کہ ہمارے اسلام آباد کے حکمران، ہماری اسلام آباد کی بیوروکریسی کی ترجیح بلوچستان نہیں ہے اور یہ صرف میں نہیں کہتا ہوں کہ موجودہ حکومت ہی بلکہ جتنی بھی حکومتیں آئی ہیں، وہ کہتی ہیں کہ وہاں پر وزیراعظم صاحبان آتے ہیں کہ جی بلوچستان ہمارا دل ہے، بلوچستان ہماری اولین ترجیح ہے۔ مراد سعید صاحب آئے تھے، جناب عمران خان صاحب آئے تھے اور اس شاہراہ کی dualization کا افتتاح کیا۔ جناب شہباز شریف صاحب آئے تھے اور اس شاہراہ کی dualization کا افتتاح کیا۔ جناب اسد صاحب آئے تھے اور انہوں نے اس شاہراہ کی dualization کا افتتاح کیا مگر یہ افتتاح سے آگے نہیں بڑھ

رہی ہے اور کہا جارہا ہے کہ فنڈ نہیں ہیں۔ پورے ملک میں ہر جگہ موٹروے کا جال بچھا دیا گیا مگر افسوس درافسوس کہ ہم بلوچستان کے لوگ اس چیز سے محروم ہیں۔ ہماری یہی محرومی بدامنی کو جنم دیتی ہے مگر یہاں کے حکمرانوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ کیا ہم اس طرح سے لاشیں اٹھاتے رہیں گے؟

آپ سوچیں ان والدین کے بارے میں جن کے بچے اس خونی شاہراہ نے نگل لئے، آپ سوچیں ان عورتوں کے بارے میں جو اس شاہراہ کی وجہ سے بیوہ ہو گئیں۔ آپ سوچیں ان والدین کے بارے میں جن کے بچے یہ شاہراہ نگل گئی اور جو بچے یتیم ہوئے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ خدارا، ان یتیموں کی آہوں سے بچیں اور اس شاہراہ کے لئے on priority basis فنڈ مہیا کریں مگر آپ کو علی الاعلان کہتا ہوں کہ حکمرانوں کی یہی بے حسی رہی اور اگر ہم بلوچستان والوں کے بارے میں نہیں سوچیں گے تو یہ شاہراہ آنے والے دس سالوں تک مکمل نہیں ہو گی اور ہم اسی طرح سے لاشیں اٹھاتے رہیں گے۔ جناب عالی! میں آپ کو دوسری بات بتادوں کہ اس شاہراہ پر ہماری National Highway Police Authority بھی خواب غفلت میں سوئی ہے۔ وہاں over speeding کی جاتی ہے۔

جناب عالی! میں آپ کے سامنے ایک انکشاف کرتا ہوں کہ رات کے وقت اس شاہراہ پر نوے فیصد ڈرائیور حضرات جو گاڑیاں چلاتے ہیں ان سے جب پوچھا تو وہ کہتے ہیں کہ ہم جب تک چرس پی کر گاڑی نہ چلائیں، ہم نہیں چلا سکتے۔ نشے کی حالت میں چلاتے ہیں مگر روکنے والا کوئی نہیں ہے۔

جناب عالی! ہمارا دل دکھتا ہے کہ اس شاہراہ پر سفر کرنا ایک عذاب بن گیا ہے۔ اس شاہراہ پر اگر ہمارے لوگ جاتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ یہ کوئٹہ تک کفن پہن کر جارہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ سینیٹ کے پورے ایوان کو on priority basis ایک قرارداد بھی لانی چاہیے اور حکومت کو مجبور کرنا چاہیے کہ تمام چیزیں بند کرکے اس خونی شاہراہ کی dualization پر کام کیا جائے، صرف PSDP book میں لوگوں کو دکھا کر خوش نہ کیا جائے۔

جناب عالی! اگر ہم نے یہ نہ کیا تو میں کہتا ہوں کہ ہم پر، میں اپنے اوپر کہتا ہوں کہ یہاں جتنے بھی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جو اس چیز کے ذمہ دار ہیں ان پر اللہ کا عذاب نازل ہوگا اور ان لوگوں کی آہیں ان کو لے ڈوبیں گیں۔ جناب، میرا دل جلتا ہے۔ جب میں نے دیکھا کہ بیلا میں اکتالیس لوگوں

کی کوئلہ ہوئی، مسخ شدہ لاشیں میرے سامنے ہیں۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ چپ کریں، میں کس طرح چپ کروں، میں اپنے منہ کو پیٹوں، کیا کروں۔

میں تو کہتا ہوں کہ آج آپ رولنگ دیں کہ ریکوڈک سے جو پیسا آئے گا، جو وفاق کے پاس جائے گا وہ تمام اس شاہراہ پر خرچ کیا جائے تاکہ ہمارا مسئلہ حل ہو۔ ہماری معدنیات ہیں، یہ پیسے ہمارے صوبے میں priority basis پر خرچ ہوں نہ کہ وفاق کو دیے جائیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: وہ پانچ سال بعد آئیں گے، فی الحال وفاقی حکومت بنالے۔

سینیٹر دنیش کمار: اسی طریقے سے سیندک کا جو پیسا وفاق کو مل رہا ہے، وہ پیسا بھی لگایا جائے، اس شاہراہ پر کھربوں روپے نہیں لگتے، یہ اربوں روپے میں بن جائے گی اور بلوچستان کے لوگوں کو ایک relief ملے گی اور یہ خونی شاہراہ ہمارے لوگوں کی جانیں نگلنا چھوڑ دے گی۔

جناب والا! میں ہاتھ باندھ کر تمام parliamentarians سے استدعا کرتا ہوں، مشاہد حسین صاحب! آپ سید بادشاہ ہیں، آپ سے بھی کہتا ہوں کہ اس شاہراہ کے لیے آپ علم بغاوت بلند کریں اور اپنی پارٹی کو کہیں جس طرح اُس دن آپ اپنی پارٹی کے خلاف گئے تھے، آپ انہیں کہیں کہ یہ شاہراہ اگر نہیں بنتی تو آپ مستعفی ہو جائیں گے، میں بھی مستعفی ہو جاؤں گا۔۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں جذباتی نہ ہوں، آپ ہمیں ادھر ایوان میں چاہییں۔ دنیش، آواز کون اٹھائے گا؟

سینیٹر دنیش کمار: جناب! جب ہماری کوئی سنتا نہیں ہے تو اس ایوان میں بیٹھنے کا فائدہ کیا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: ان شاء اللہ بنے گی، آپ ادھر ہوں گے تو آوازیں اٹھیں گیں۔

سینیٹر دنیش کمار: جناب! یقین جانیں کہ یہ parliamentarians چلیں، میں ان کو اُن کے لواحقین سے ملاتا ہوں، حال ہی میں 41 لوگ شہید ہوئے تھے جن کی لاشوں کو DNA test کے ذریعے شناخت کیا گیا تھا۔ بچے، میں تو حیران ہوں کہ اس ایوان میں ان لوگوں کی آہیں سنائی دے رہی ہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ کیسا بے حسی کا ماحول ہے کہ ہماری کوئی سن نہیں رہا۔ جناب! کہنے کو بہت کچھ ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی son of soil ہیں، آپ نے بھی دیکھا ہے کہ کتنے حادثات ہوتے ہیں۔ آج آپ اپنی authority استعمال کرکے ایک ruling دیں کہ اگر

حکومت نہیں کرتی ہے تو ہم اس کے خلاف جائیں گے۔ اس لیے میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ یہاں اپوزیشن اور حکومتی اراکین اس ایک point agenda پر متحد ہو جائیں تاکہ بلوچستان کے لوگوں کو relief ملے۔

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Law.

سینیٹر شہادت اعوان: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! جو صورت حال ہے، اس کا ہم نے جواب دیا۔ پہلی بات یہ ہے کہ ہر ایک کے علم میں ہے کہ یہ سڑک جس کا ذکر کیا گیا ہے، یہ 1985 تک صوبائی حکومت کے پاس تھی، 1985 کے بعد یہ وفاقی حکومت کے حوالے ہوئی۔ بالکل، دنیش صاحب نے یہ کہا، میں تو نام نہیں لوں گا، انہوں نے کہا کہ کچھ سابقہ حکومتوں نے بھی گو کہ یہ ان کا حصہ تھے، انہوں نے ان کی بات پر کان نہیں دھرا لیکن جناب! 11 اپریل 2022 کو جناب میاں شہباز شریف صاحب نے حلف لیا۔ آپ اس بات کی تصدیق کیجیے گا کہ سب سے پہلے انہوں نے 23 اپریل 2022 کو جا کر اس road کا افتتاح کیا۔ دنیش صاحب، آپ تو جانتے ہیں لیکن بہت سے دوستوں کو میں یہ بتانا چاہوں گا کہ یہ وہ والا روڈ ہے جو کراچی سے براستہ چمن افغانستان اور افغانستان سے کراچی جاتا ہے۔ یہ 790 road کلومیٹر لمبا ہے۔ اس منصوبے کو ہم نے 23 اپریل 2022 کو شروع کیا۔ جواب کے ساتھ لگا کر یہ ہم نے دے دیا۔ ہم نے اس کو تین ٹکڑوں میں تقسیم کیا ہے۔ 273 کلومیٹر کراچی سے خضدار ہے جس کے لیے 74.716 billion بجٹ ہے۔ اس کے بعد خضدار سے کوئٹہ تک 330 کلومیٹر ہے جس کے لیے 81.582 billion بجٹ ہے۔ کوئٹہ سے چمن 187 کلومیٹر ہے، اس کو N-25 کہتے ہیں۔ اسی روڈ سے آپ divert کر کے N-40 پر جاتے ہیں، یہ تفتان، ایران جاتا ہے۔ جناب! آپ نے گاڑیوں پر پورا بلوچستان گھوما ہوا ہے۔ اسی سڑک سے N-50 ژوب، ڈیرہ اسماعیل خان جاتا ہے۔ اسی سڑک کی ٹریفک کراچی سے گوادر اور گوادر سے چمن، کوئٹہ اور خضدار کی ٹریفک بھی اسی سڑک پر چلتی ہے۔

گزارش ہے کہ اتنے روڈ میں نے اس وجہ سے گنوائے کہ اس پر یقینی طور پر بہت heavy traffic ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ایک صوبے کی بہت بڑی شاہراہ ہے، اس پر حادثات ہوتے ہیں۔ ایک انسانی جان کا زیاں تو درکنار ہے، ٹریفک حادثے میں کسی ایک انسان کا زخمی ہونا بھی زیادتی ہے۔ اس سڑک پر این ایچ اے نے سات چوکیاں قائم کی ہیں۔ جیسے میں نے بتایا کہ اپریل 2022 میں

شروع کیا ہے۔ آتے ہی ہم نے یہ محسوس کیا ہے کہ سات چوکیوں سے یہ آپ کے چرس پینے والے ہم سے قابو نہیں آئے تو ان چوکیوں کو بڑھایا جائے۔ کل این ایچ اے پولیس میں باقاعدہ طور پر recruitment ہوئی ہے، کل بھی انٹرویو ہو رہے تھے۔ اس کو زیادہ بڑھایا جائے گا۔

جناب! یہ بہت لمبی سڑک ہے۔ ہم نے لکھا ہے کہ پہلے خضدار سے کچلاک تک dualization ہو گی۔ ہم نے نومبر 2022 میں شروع کیا ہے۔ ان شاء اللہ نومبر 2025 میں ختم ہو گی۔۔۔

جناب چیئرمین: کیا کام شروع ہو چکا ہے؟

سینیٹر شہادت اعوان: ہم نے لکھ دی ہے کہ نومبر میں شروع ہوا ہے، دسمبر کا مہینہ گیا ہے۔ ہم نے یہ بھی لکھ دیا کہ چار چار فیصد sections پر کام، progress شروع ہو گئی ہے۔ ان شاء اللہ یہ مکمل ہو گا، یہ اہم شاہراہ ہے۔ اس پر باقاعدہ vigilance ہو گی، لوگ بھی محفوظ رہیں گے اور ٹریفک بھی رواں دواں رہے گی۔ کراچی سے کوئٹہ آپ کا سفر بھی اسی راستے سے جاری و ساری رہے گا۔

Mr. Chairman: The Calling Attention Notice has been disposed of. Honourable Senator Prof. Dr. Mehar Taj Roghani, please move Order No. 13.

Calling Attention Notice by Senator Prof. Dr. Mehar Taj Roghani regarding non-availability and increase in prices of medicines, medical devices and vaccines in the country

سینیٹر مہر تاج روغانی: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! آپ کو معلوم ہے کہ بہت ضروری point ہے۔ This is regarding the drugs. ایک تو ادویات کی قیمتوں میں جو اضافہ ہوا ہے، may be 10, 20, 30 times and may be 40 times increase ہوئی ہے۔ میں totally بتا رہی ہوں کیونکہ میرا scientific research نہیں ہے لیکن میرے ساتھی جو مجھے بتا رہے ہیں، وہ کہہ رہے کہ even 40 times increase drugs کا ہوا ہے۔ Mr. Chairman, the tragedy does not end there. The curse is the non-availability of the drugs.

Prices تو بڑھ گئی ہیں۔ وقت نہیں ، میں صرف دو ادویات کی مثال دیتی ہوں، ایک protamine sulphate, this is used to reverse the effect ہے of heparin, اگر اس دوائی کو وقت پر نہ دیا جائے تو پورے جسم میں bleeding ہو جاتی ہے، یہ available نہیں ہے اور اگر available ہے بھی تو sky high prices پر ہے، کوئی afford نہیں کر سکتا، یہ heart surgery میں بہت اہم ہے، نمبر ا۔

دوسرا oxygenator ہے، یہ بھی دستیاب نہیں ہے۔ میرے ساتھی Cardiac Surgeons بتاتے ہیں کہ ہم heart surgery نہیں کر پا رہے کیونکہ oxygenator یا تو دستیاب نہیں ہے اور اگر دستیاب ہے تو اتنا high price ہے کہ لوگ afford نہیں کر سکتے۔ کل وزیر صاحب میرے ساتھ discuss کر رہے تھے کہ

his son in law is also a Cardiac Surgeon, I think he cannot understand my language better than anyone else.

جناب چیئرمین: خود وکیل ہیں۔

سینیٹر مہر تاج روغانی: خود وکیل ہیں، son in law Cardiac Surgeon ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: لیکن وہ health کے بھی ماہر ہیں۔

سینیٹر مہر تاج روغانی: جناب! وہ سر ہلا رہے ہیں کہ انہیں پتا ہے۔ ٹھیک ہے he is understanding what I am saying. یہ oxygenator lungs machine کی طرح ہے۔ یہ carbon dioxide کو آکسیجن میں تبدیل کرتا ہے۔ اب اگر oxygenator available نہیں ہے تو surgery کیسے ہو گی۔ جناب! بہت سے لوگوں کی heart surgeries halt پر ہیں، وہ نہیں ہو رہے ہیں۔ وزیر صاحب نے مشتاق صاحب کو کہا کہ مجھے ساتھ حل بتائیں، میں حل بتاتی ہوں یہ LCs کی وجہ سے ہے، LC آج کھولیں تو آپ کو oxygenators بھی مل جائیں گے، یہ دوائیں بھی مل جائیں گی تو اس کا حل یہ ہے جو میں نے بتا دیا ہے اور ویکسین کے حوالے سے میں کسی تفصیل میں نہیں جانا چاہتی کیونکہ میں نے کل بتایا تھا کہ anti-diphtheria vaccine کم ہے اور اس کی وجہ سے deaths ہوئی ہیں۔ اس کی تفصیل میں، میں نہیں جانا چاہتی۔ دوسری statin group of drugs ہے، statin

group of drug is used to reduce the triglycerides in the body جو کہ hypertension ہے، heart attacks میں ہے تو triglyceride اور LDL کو light density protein کو یہ کم کرتی ہے اور یہ بہت اہم دوائی ہے لیکن اس کی قیمتیں اتنی زیادہ ہیں اور اگر قیمتیں زیادہ بھی ہیں تو دستیاب نہیں ہے۔ I wanted to discuss that as well۔ جناب والا! We Senators do not feel the pinch of it, why? کیونکہ ہمیں مفت ادویات ملتی ہیں، ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے آج اس کو بند کریں تو یقین مانیں سب سے پہلے میں احتجاج کروں گی لیکن میری خواہش ہے کہ میرے سے پہلے کوئی non-doctors بھی یہ بات لے آتے کہ یہ ادویات دستیاب نہیں ہیں اور خدا کے لیے اس کے لیے کچھ کریں اور یہ ہو سکتا ہے۔

اس کے بعد اگر میں کہوں کہ پنجاب میں صحت کارڈ بند ہے تو آپ کہیں گے کہ یہ صوبائی معاملہ ہے، ٹھیک ہے یہ صوبائی ہے لیکن صحت کارڈ پنجاب میں بند کرنا ایسے ہے کہ مجھے یقین ہے کہ حکومتی بینچوں کے میرے ساتھی بھی مجھ سے متفق ہوں گے کہ پنجاب کے صحت کارڈ کیوں بند کیے؟ غریبوں کے لیے جو تھوڑا بہت راستہ تھا وہ بھی بند کر دیا ہے ، لیکن کیوں؟ میں خود ایک pediatrician رہ چکی ہوں جناب والا! جیسے دنیش کے دل کو درد ہوتا ہے جب وہ راستے کا بتا رہا تھا یقین مانیں I feel pain in my heart when I talk. جب میرے پاس ماں آتی تھی اور بچے کو لاتی تھی اور کہتی تھی کہ میں نے ایک بکری بیچ دی ہے، I have sold my jewelry اور میں اپنے بچے کو لائی ہوں علاج کے لیے تو جیسے دنیش کا دل دکھتا ہے میرا دل مریضوں کے لیے اسی طرح دکھتا ہے اور میں جانتی ہوں وقت کم ہے اور آپ میرے طرف دیکھ رہے ہیں لیکن میں پہلے بھی کہہ چکی ہوں اور اب پھر کہہ رہی ہوں ان لوگوں کو جو کہ یہاں پر بیٹھے ہیں، جو لفٹ میں ہیں، جو سائیڈ پر ہیں، جو ہماری ladies service میں ہیں، براہ مہربانی ان کے لیے ادویات کا کچھ کریں۔ یہ میری آپ سے گزارش ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: وزیر مملکت برائے قانون۔

Senator Shahadat Awan (Minister of State for Law and Justice)

سینیٹر شہادت اعوان: جناب والا! میں پروفیسر صاحبہ کا بہت مشکور ہوں کہ وہ بہت اہم نوعیت کے اپنے profession سے متعلق باتیں اس ہاؤس میں لے کر آتی ہیں اور یقینی طور پر ہم ان سے مستفید ہوتے ہیں کہ ملک و قوم کے لیے بہتری ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پروفیسر صاحبہ کی اگر ان باتوں سے کچھ عرصہ پہلے اگر استفادہ کیا ہوتا تو میرے خیال میں ڈاکٹر صاحبہ کو آج یہاں پر نوٹس نہ لانا پڑتا۔ میں گزارش یہ کروں گا کہ بالکل بجا طور پر ڈاکٹر صاحبہ نے یہ کہا کہ اس وقت اگر کچھ ادویات ہیں، manufacturers جتنے ہیں، ان کا problem LCs ہے۔ وہاں پر کیونکہ ان کا سامان release نہیں ہو رہا ہے، اس کی وجہ سے manufacturing کچھ کم ہے۔ اگر آپ آج کا Dawn News دیکھیں تو اس میں انہوں نے ایک لائحہ عمل بھی دیا ہے اور انہوں نے ایک گزارش کی ہے کہ اگر ہمارا raw material release نہیں ہوگا تو پھر شاید ہمیں manufacturing میں کچھ problems پیش آئیں گی لیکن ڈاکٹر صاحبہ کا جو Calling Attention Notice تھا وہ یہ تھا کہ جو قیمتیں بڑھائی جا رہی ہیں تو میں جس طرح گزارش کر چکا ہوں کہ 11 اپریل، 2022 کے بعد اور اس سے کچھ عرصہ پہلے کا اگر ہم موازنہ کر لیں تو میرے خیال میں یہ آپ appreciate کریں گی اور میں یقینی طور پر کہتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحبہ ہمیشہ حق والی بات کرتی ہیں۔

یہ ایک drug pricing policy ہے 2015 and 2018 کی، اس کے تحت consumer price index بنایا جاتا ہے۔ جناب عالی! Rate of increase of CPI was 3.92% اور 2018 میں کس کی حکومت تھی؟ 2019 میں وہ 7.3% increase ہوا یعنی double سے بھی زیادہ قیمتیں بڑھ گئیں۔ پھر 2020 میں essential drugs 7%, other drugs 10% and overall in 2020 10% prices were increased. In 2021 essential drugs 6.23% جو, other drugs 8.9% and the CPI was 8.9%. In 2022, شروع کا دور تھا، اس میں essential drugs 7%, other drugs 10% and overall CPI was 10%. لہٰذا میں یہ کہوں گا کہ اتفاق والی بات ہے کہ ہم نے اس پر غور نہیں کیا۔ آج تو میں سمجھتا ہوں کہ سب لوگ hue and cry کرتے ہیں، social media

پر بھی بہت چیخ و پکار ہو رہی ہے لیکن جناب عالی! facts and figures یہ بتاتے ہیں کہ یہ prices پہلے کتنی تھیں اور اب کتنی ہیں اور یہ کس کے دور میں بڑھیں۔ اس کو ابھی چھوڑ دیں جناب والا۔ اب میں یہ کہوں کہ 10 اپریل 2022 کے بعد کن کن چیزوں کی قیمتیں بڑھیں۔ اس میں، میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ کن کن چیزوں کی قیمتیں بڑھیں۔ ان میں Paracetamol کی جو plain tablet ہے اس کی قیمت پہلے تھی Rs.1.8 per tablet اس کو بڑھا کر ہم نے Rs.2.35 per tablet کی کیونکہ COVID اور موسم کی وجہ سے اس کی demand زیادہ ہو گئی تھی، اس لیے ہم نے اس کی قیمت تھوڑی سی بڑھا دی۔ اس کے علاوہ Paracetamol Extra tablet کی پہلے قیمت تھی Rs.1.98/- per tablet اس کو ہم بڑھا کر Rs.2.75/- per tablet کیا۔ پھر ہے paracetomol suspension, ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم نے صرف paracetamol کی قیمت بڑھائی لیکن جناب والا! یہ ایوان بھی اس بات کو appreciate کرے گا کہ ان حالات میں بھی جہاں کہنے کے لیے تو بہت کچھ ہے لیکن میں اس ایوان میں یہ ایک notification جو 11 جنوری، 2023 کا ہے، جو حکومت پاکستان کا ہے، Ministry of National Health Services کا، کے بارے میں سب کو بتانا چاہتا ہوں اور مجھے یقین ہے ڈاکٹر صاحبہ کہ آپ اس پر بہت خوش ہوں گی اور یقیناً یہ بات آپ کے علم میں بھی ہو گی کہ اس میں ہم نے 20 ضروری ادویات کی قیمتیں کم کی ہیں۔ اس بات کو تو appreciate کرنا چاہیے۔

پھر ڈاکٹر صاحبہ نے جو دو باتیں بتائی ہیں یعنی جو دو injections بتائے ہیں، میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ پچھلے دور سے لے کر اب تک pharmaceutical manufacturer کے بھی اپنے مسئلے مسائل ہیں۔

(اس موقع پر ایوان میں ظہر کی اذان سنائی دی)

جناب چیئرمین: جی، معزز وزیر صاحب۔

سینیٹر شہادت اعوان: میں آخری دو الفاظ کہوں گا یقینی طور پر جو حالات ہیں وہ سب کے سامنے ہیں لیکن efforts قابل ستائش ہیں، میں آپ کو یاد کرواؤں گا 18 December, 2018 کو پاکستان میں ایک Cabinet کی meeting ہوئی تھی جس میں

medicines کی 15% قیمتیں بڑھانے کی تجویز آئی لیکن Cabinet میں آخر فیصلہ یہ کیا گیا میں یہ وہ بات کر رہا ہوں جو کہ ہر جگہ سے download ہو سکتی ہے، کہا گیا بجائے اس کے کہ لوگوں کے ذہن میں یہ 15% کی figure جائے تو اس کو 9% تک بڑھا دیتے ہیں اور بجائے 10 medicines کی قیمت 15% بڑھائیں تو اگر بہت زیادہ medicines کی قیمت بڑھائیں تو ہمارا target پورا ہو جائے گا، وہ medicines میں آپ کو بتاؤں کہ December, 2018 میں 464 drugs کی قیمت 9% تک بڑھائی گئیں، اسی طریقے سے October, 2020 میں 94 medicines کی قیمتیں بڑھادی گئیں، اسی طریقے سے September, 2021 میں 8 medicines کی قیمت بڑھادی گئی۔ میں صرف یہ گزارش کروں گا کہ ان حالات میں، ان facts and figures and 11 January کا notification کے بعد ان کے prices کم ہوئے اس لئے میری گزارش یہ ہوگی کہ ہم موجودہ حکومت اور خصوصاً health minister جناب عبد القادر پٹیل کو appreciate کریں کہ انہوں نے عوام کا یہ خیال رکھتے ہوئے، بجائے یہ 7% or 10%, 9% بڑھانے کے انہوں نے عوام کے لیے سہولت مہیا کی اور امید رکھتا ہوں ڈاکٹر صاحبہ دو الفاظ موجودہ حکومت اور عبد القادر پٹیل کے لیے، ان کی ستائش کے لیے کہیں۔

Mr. Chairman: Calling Attention Notices are disposed of. Honourable Senator Dost Muhammad Khan, not present. Senator Kamran Michael Sahib.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: حاجی صاحب یہ لازم نہیں کہ ہر دن سب تقریر کریں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: دو منٹ دیں، حاجی صاحب دو منٹ دیں، حاجی صاحب غصہ نہ ہوں دو منٹ دیں، حاجی صاحب تشریف رکھیں۔

Point of Public Importance raised by Senator Kamran Michael regarding derogatory remarks by the Minister of Inter-faith Harmony and Religious Affairs

سینیٹر کامران مائیکل: شکریہ، جناب چیئرمین! Interfaith Harmony کے حوالے سے efforts اگر حکومت کی طرف سے کیے جائیں تو اس کا objective اور اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مذاہب کے درمیان مذہبی رواداری کو فروغ دیا جائے، یگانگت اور بھائی چارے کو فروغ دیا جائے اور مختلف مذاہب کے درمیان رواداری کو فروغ ملے۔ پچھلے ہفتے ہم نے دیکھا کہ Ministry of Interfaith Harmony کی طرف سے ایک invitation جاری ہوا یہ ریاستی invitation تھا، جس میں تمام مذاہب کو بلایا گیا، اس میں مسیحیوں نے، سکھوں نے، ہندوؤں نے اور دوسری communities نے شرکت کی، ہمارے foreign friends بھی اس میں شامل ہوئے، diplomats کو بھی بلایا گیا لیکن وہاں پر بلا کر ان مذاہب کو یہ بات باور کروائی گئی کہ آپ کے مذاہب میں خامیاں ہیں اور صرف ایک ہی مذہب superior ہے، مختلف تقریریں کروائیں گئیں اور وہاں پر لوگوں نے boycott کیا۔ جناب چیئرمین! وہاں پر مختلف مذاہب کو بلا کر، ان کے نمائندوں کو بلا کر، ان کی تذلیل کی جائے، تحقیق کی جائے اور مذاہب کے درمیان تفریق کی لکیر نکالی جائے۔ یہ ریاست کا کام نہیں ہے، ریاست کا کام ہے کہ جب بھی کوئی وزیر کسی کو invitation دیتا ہے تو وہ ریاست کی طرف سے ہے، ہم اکثر individuals کی طرف سے دیکھتے ہیں، ہمیں بہت شکایات موصول ہوتی ہیں، نفرت آمیز چیزیں دیکھنے اور سننے کو ملتی ہیں، مذہبی منافقت سننے کو ملتی ہے لیکن وہ individuals کا matter ہے، جس سے بحیثیت قوم، بحیثیت پاکستانی قوم ہم ملک میں face بھی کرتے ہیں اور اس کو solve بھی کرتے ہیں لیکن جب ریاستی ادارے کی طرف سے، کیوں کہ ریاستی ادارے protection کا باعث ہیں، جب ہمیں ناامیدی ملتی ہے تو ہمیں امید کی کرن ریاست کی طرف سے نظر آتی ہے لیکن ریاست میں بیٹھے ہوئے لوگ جب ایسی حرکت کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں اس سے جب انسان کا، شہری کا جو ریاست کی طرف trust level ہوتا ہے وہ کہیں نہ کہیں shake ہونا شروع ہو جاتا ہے،۔ میرے خیال سے ہم تو سکھا رہے ہیں، ہم تو سکھا رہے ہیں کہ diversity کو کیسے celebrate کرنا ہے، ہم مختلف رنگوں میں بٹے ہوئے لوگ ہیں، مختلف قوموں میں بٹے ہوئے لوگ ہیں، اس جہاں، اس دنیا کی یہی

خوبصورتی ہے، مختلف رنگ ہیں، کالا ہے، پیلا ہے یا نیلا ہے، ان کو ملایا نہیں جاتا، رنگوں کا امتیاز نہیں کیا جاسکتا، رنگوں سے ہی زندگی اچھی نظر آتی ہے۔ آپ دیکھیں کہ نہ صرف ان communities نے وہاں سے walkout کیا بلکہ وہاں پر بیٹھے diplomats بھی وہاں سے چل نکلے، یہ اچھا message نہیں ہے، یہ ہماری روایات نہیں ہیں۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ جو communities پاکستان میں آباد ہیں یہ پاکستان کے ماتھے کے جھومر ہیں، ہم دنیا میں پاکستان کی نمائندگی کرتے ہیں، ان کے سفیر بن کر کرتے ہیں، ہم سے بڑھ کر پاکستان میں خیر سگالی اداروں میں جانے والا کون ہو سکتا ہے؟ ہم پاکستان کا soft نہیں بلکہ true image ہیں، جو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ میں یہ بڑے باوثوق سے کہنا چاہتا ہوں، یہاں پر مسیحی بھی ہیں، ہندو بھی ہیں اور سکھ بھی ہیں، سب لوگ ہیں ہم لوگ کبھی ریاستی دہشتگرد نہیں ہوئے، ہم نے کبھی آئین شکنی نہیں کی، ہم نے ہمیشہ سر خم کرکے ان کی پاسداری کی ہے لیکن اگر ہمارے مذاہب کو بلا کر، invitation سرکاری ہو، ریاستی ہو اور اس میں برا بھلا کہا جائے، اس کی ہم سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور ہم اس ایوان کے توسط سے مطالبہ بھی کرتے ہیں کہ سینیٹ بھی اس پر action لے اور وزیر اعظم پاکستان اپنی کابینہ کے اس وزیر کے بیان کا نوٹس لیں جو Interfaith Harmony کو represent کر رہا ہے، Interfaith Harmony کا کام یہ نہیں ہے، ریاست کو سب نے جوڑنا ہے، ساتھ لے کر چلنا ہے، ایک گلدستہ سجانا ہے، ایک positive message نہ صرف پاکستانیوں کو بلکہ دنیا کو دینا ہے۔ میرے خیال سے یہ بڑی alarming situation ہے، اس پر ہم سب کو action لینا چاہیے اور میں اس وزیر کے رویے پر میں یہاں پر walkout کروں گا اور میں چاہوں گا میرے ساتھ میرے دوسرے دوست بھی جو communities کو represent کرتے ہیں وہ بھی میرے ساتھ walkout کریں گے۔

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر ہدایت اللہ خان صاحب۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! آپ نے بھی مجھے اس وقت time دیا جب ہمارے غیر مسلم ساتھی نکل رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: مجھے تو علم نہیں تھا وہ walkout کر رہے ہیں۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: ساتھ میں سینیٹر بہرہ مند خان تنگی کیوں جارہے ہیں؟ آپ بیٹھ جائیں، آپ تو چارسدہ کے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی حاجی صاحب اگر آپ ابھی بات نہیں کرتے تو میں کسی اور کو وقت دے دیتا ہوں، پھر بعد میں آپ بات کریں جب آجائیں؟

سینیٹر ہدایت اللہ خان: نہیں چھوڑیں جو لوگ جانے والے ہیں، ان کو جانے دیں۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں اپنے اکلوتے وزیر صاحب کو نئی dress پہننے پر مبارکباد دیتا ہوں اور ان کو اللہ تعالیٰ نے طاقت دی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب اپنے ساتھیوں کو منا کر لے آئیں۔

Point of Public Importance raised by Senator Hidayat Ullah Khan regarding the postponement of APC

سینیٹر ہدایت اللہ خان: ایک ہی رحمت تھا وہ بھی چلا گیا، شہر میں 100 total رحمتیں ہوتی ہیں، 99 شہر میں ہوتی ہیں اور ایک دیہات میں ہوتی ہے، وہ بھی رات کو شہر میں آجاتا ہے اور دیہات بھی خالی ہو جاتا ہے، اسی طرح یہ کرسی بھی خالی ہو گئی۔

جناب چیئرمین: گیلانی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں فکر نہ کریں آپ کی ساری باتیں سن رہے ہیں۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: (عربی) یہ کہتے ہیں کہ اتنا بڑا بوجھ ان کے اوپر کیوں ڈالتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں انسان کے اوپر اتنا بوجھ ڈالتا ہوں جتنا وہ اٹھا سکتا ہے، میرے خیال سے وزیر صاحب اٹھا سکتا ہے۔ دوسری بات، وزیر ریلوے صاحب ہمیشہ کہتے ہیں کہ میرے دروازے سب کے لیے کھلے ہیں، میرے خیال سے دروازے تو کھلے ہیں لیکن وہ نہیں ملتا، جب آپ وہاں پر جائیں گے تو آپ کو پتا چلے گا دروازے تو کھلے ہیں، لوگ دروازوں کے لیے تو نہیں جاتے ہیں نا؟ لوگ تو وزیر کے لیے جاتے ہیں، وزیر ملتا نہیں ہے، دروازے کھلے رکھنے کی ضرورت نہیں بند کر دیں تو بہتر ہے، وہ نہ تو فون اٹھاتا ہے اور نہ ہی فون کا واپس جواب دیتا ہے، یہ میری ذاتی شکایت بھی ہے، گلا بھی ہے اور میرا ذاتی مشاہدہ بھی ہے کہ یہ میرے ساتھ ہوا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ۔۔۔

جناب چیئرمین: سلیم صاحب آپ کی بات note کر رہے ہیں۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: سوور ں اور کتوں کے بارے میں کافی وقت ضائع بھی ہو گیا اور ہم نے سن لیا اس پر خرچہ بھی بہت آتا ہے، میری یہ تجویز ہے کہ ان کو ایسے ممالک میں بھیجا جائے جہاں پر ان کی قدر ہو، یہاں پر ان چیزوں کی قدر نہیں ہے۔ میرے خیال سے ان سے زر مبادلہ بھی آئے گا اور ان ملکوں کو فائدہ بھی ہوگا اور جو ہم بناتے ہیں ان پر کروڑوں روپے کا نقصان بھی نہیں ہوگا۔ یہ تین تجاویزات تھیں۔ دوسری بات، میں محترم جناب شہباز شریف صاحب کا شکر گزار اور مشکور ہوں کہ انہوں نے پشاور کے حادثے کے فوراً بعد پولیس لائنز مسجد میں ہونے والے واقعہ کے بعد تمام زخمیوں کی عیادت کی، ہسپتال کا دورہ کیا اور شہداء کے لواحقین کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔ انہوں نے پشاور واقعہ کے فوراً بعد apex committee کا اجلاس پشاور میں بلایا جو اُن کا ایک بہت بڑا اقدام تھا، نہیں معلوم کہ APC کو کیوں منسوخ کیا گیا؟ لیکن APC کا انعقاد جلد از جلد ہونا چاہیے اور سب کو، میں پی ٹی آئی کے بھائیوں سے بھی کہوں گا کہ وہ بھی اس میں اپنی شرکت کو یقینی بنائیں تاکہ ملک کے مسائل حل ہوں۔

جناب! میں آگے جاؤں گا کیونکہ جب فیلڈ مارشل جنرل ایوب خان کے مارشل لاء کے نفاذ کے بعد بہت لوگوں نے اس کے مقابلے میں اپنا، اپنا resistance کیا اور اس کے بعد جب ایوب خان نے محترمہ فاطمہ جناح کے مقابلے میں الیکشن میں حصہ لیا تو ہمارے لیڈر خان عبدالولی خان اور ہماری پارٹی نے محترمہ فاطمہ جناح کا بھرپور ساتھ دیا۔ فاطمہ جناح صاحبہ کا انتخابی نشان لالٹین تھا اور ایوب خان کا انتخابی نشان تھا پھول تو اُس وقت خان عبدالولی خان نے لالٹین کا ساتھ دیا اور بعد میں اپنی پارٹی کا انتخابی نشان بھی لالٹین الاٹ کروایا، آپ دیکھیں ہمارے لیڈر کی محبت اور بہادری، آج بھی ہماری پارٹی کا نشان لالٹین ہے۔ لوگ ہمارے اوپر کیسے کیسے الزام لگاتے ہیں کہ اے این پی نے فاطمہ جناح کے لیے کیا کیا؟

دوسری طرف، جب ضیاء الحق کا دور آیا، انہوں نے مارشل لاء کا نفاذ ملک میں نافذ العمل کیا تو اُس وقت سب سے پہلے ہم نے اُس کی بھرپور مخالفت کی، ہمیشہ حکمران کے سامنے بات کرنی چاہیے اور اُس کی زندگی میں اُس پر تنقید کرنی چاہیے نہ کہ اُس کے جانے کے بعد، ہم نے اُن کے دور حکومت میں شدید مخالفت کی۔ ہم نے ضیاء الحق کا کوئی غیر آئینی اقدام تسلیم نہیں کیا اور اس کے بعد جب جنرل مشرف کا دور آیا، میں اس لیے بھی بات کرنا چاہتا ہوں کہ کل مجھے بات کا موقع نہیں دیا

گیا۔ میں نہیں کہتا کہ مشرف نے کوئی اچھا کام کیا، انہوں نے بہت کام کیے ہوں گے۔ انہوں نے آئین توڑا، محترمہ شہید رانی کے قتل کا الزام اُن پر لگا، اکبر بگٹی کے قتل کا الزام اُن پر ہے، انہوں نے دو مرتبہ آئین شکنی کی، پارلیمنٹ کو توڑا، انہوں نے عدلیہ کے خلاف اقدامات لیے، انہوں نے LFO کا نفاذ کیا اور ججوں سے غیر آئینی حلف لیا تو یہ تمام تر اقدامات غیر آئینی، غیر قانونی، غیر جمہوری سب کے سب انہوں نے اپنے دور میں کیے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں جب مشرف زندہ تھا تو کس نے اُس کا ساتھ دیا، جب وہ طاقت میں تھا، ہمیں وہ دن بھی یاد ہے کراچی میں پختونوں کا خون بہایا گیا۔ انہوں نے ایک دم کہا کہ میں بہت مضبوط ہوں اور مکا لہرایا بجائے اس کے کہ وہ اس اقدام پر اظہار ندامت کرتے انہوں نے ہوا میں مکے لہرائے کیونکہ وہ شخص اپنے آپ کو ایک طاقتور شخص سمجھتا تھا اور کسی کو خاطر میں نہیں لاتا تھا۔

باوجود اس کے، آج جنرل مشرف اس دُنیا سے جا چکے ہیں، ہم نے کیا کیا، جب جنرل مشرف زندہ تھا تو ہماری حکومتوں نے red carpet lay کر کے انہیں ملک سے باہر بھجوایا بغیر کسی حساب کتاب کے، بغیر مواخذے کے، کس نے انہیں ملک سے باہر بھیجا؟۔ دوسری بات، ہم مردوں پر بات کر رہے، میرا علماء اکرام سے گلہ ہے کہ تم فرعون کی بات کرتے ہو، نمرود کی بات کرتے ہو، ابوجہل کی بات کرتے ہو کیونکہ وہ مردے ہیں، زندہ نہیں ہیں۔ آج جو زندہ لوگ یہاں پر بیٹھے ہیں اور ان کا وہی کردار ہے جو کہ فرعون اور نمرود کا کردار تھا، اس کے خلاف آپ کیوں اٹھ کھڑے نہیں ہوتے۔ ہماری پارٹی اے این پی نے ہمیشہ حق اور سچ کا ساتھ دیا ہے اور ہم آج بھی حق اور سچ کا ساتھ دیں گے۔

جناب چیئرمین: حاجی صاحب آپ کا بہت شکریہ۔ آپ کی بہت مہربانی۔ باقی لوگوں نے بھی اپنی بات کرنی ہے۔ آپ کی تقریر کا دورانیہ ۶ منٹ کا ہو چکا ہے۔ ایسے نہ کریں۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: میں ایک بات کر کے مکمل کر رہا ہوں۔ جب جنرل قمر باجوہ صاحب چیف آف آرمی سٹاف تھے تو اُس وقت آپ کو یاد ہو گا پارلیمنٹ کا ایک in-camera session ہوا تھا جس میں ہماری پارٹی اور محترم بلاول بھٹو صاحب نے اُن کے سامنے بات کی تھی جو میں یہاں بیان نہیں کرنا چاہتا، کسی دیگر پارٹی اور ممبر نے کوئی بات نہیں کی، کیوں نہیں کی۔ میں کہنا چاہوں گا کہ زندہ لوگوں کے سامنے بولنا چاہیے اور جب کوئی انا للہ و انا الیہ راجعون ہو جائے تو پھر کیا فائدہ۔ آج

جنرل قمر باجوہ اور جنرل فیض کے خلاف ہر کوئی بات کرتا ہے، اُن کے دور میں بات کیوں نہیں کی گئی؟ جب انسان مر جاتا ہے، آج جنرل مشرف فوت ہو چکا ہے اور دُنیا سے اُس کا ناتا ختم ہو گیا، اُس کا معاملہ اب اللہ کے ساتھ ہے، جب کوئی مر جائے اور قبر میں چلا جائے تو اُس کا اور اللہ کا معاملہ شروع ہو جاتا ہے اور اُس کا حساب کتاب وہاں ہو گا۔ ہمارے نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب کوئی فوت ہو جائے تو پھر اُس کے پیچھے باتیں مت کرو۔ جب دُنیا سے انسان چلا جاتا ہے تو اُس کا معاملہ اللہ کے ساتھ ہو گا۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے؛

نشہ پلا کر گرانا تو سب کو آتا ہے
مزا تو تب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی

جناب چیئرمین: حاجی صاحب، آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بہت مہربانی۔ سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب۔ فدا صاحب میں آپ کو موقع دوں گا۔ میری عرض سنیں، ہر ایک اپنے نمبر پر بات کرے، میں ایوان میں موجود ہوں ۔ تمام ممبران کو بات کرنے کا موقع دوں گا۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں ایوان میں موجود ہوں۔ جو ممبران روزانہ کی بنیاد پر بات کرتے ہیں انہیں موقع نہیں دوں گا۔ جی تنگی صاحب۔

Point raised by Senator Bahramand Khan Tangi regarding the recent earthquake in Turkiye and Syria

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ ترکی اور شام میں جو earthquake آیا ہے اور وہاں پر تقریباً 3000 سے زیادہ buildings گر چکی ہیں اور کافی تعداد میں causalities ہوئیں ہیں اور مزید لاشیں ملتی جا رہی ہیں۔ جب جاپان میں سونامی آیا تو مختلف ممالک نے جاپان کو مدد کی یقین دہانی کروائی اور کہا کہ ہم آپ کو سپورٹ کرتے ہیں تو انہوں نے کیا کہا؟ انہوں نے کہا کہ آپ ہماری مدد Human Resource کی مد میں کریں in kinds میں ہمیں کچھ نہیں چاہیے۔ جب disasters آتے ہیں اور emergency phases میں تو اُس وقت بہت زیادہ ضرورت human resources کی ہوتی ہے۔ میری ایک گزارش ہو گی کی، ترکیہ نے ہمیشہ پاکستان کی disasters میں بہت مدد کی ہے اور ترکیہ ہمارا ایک بہت قریبی

اسلامی دوست ملک ہے۔ میں آپ سے request کرتا ہوں کہ اگر ممکن ہو، possibility ہو آپ کی leadership میں parliamentarian جن میں کچھ سینیٹرز ترکیہ جائیں اور وہاں پر as volunteers امدادی کاموں میں حصہ لیں۔ اگر آپ نہیں جا سکتے تو سینیٹ آف پاکستان سے کچھ سینیٹرز کا وفد جائے، اُن میں کچھ ایسے ممبران شامل ہوں جو کہ social worker ہوں۔ میں تو سیاست دان اور social worker ہوں اور پچھلے 25 سالوں سے عوام کے لیے social work کر رہا ہوں۔ میں بہتر انداز سے جانتا ہوں کہ جب disasters آتے ہیں تو emergency phase میں کس طرح کام کرنا چاہیے، rehabilitation phase میں کیا کام کرنا چاہیے اور پھر developmental phase میں کیا کیا کام کرنا چاہیے۔ میں کہنا چاہوں گا کہ میرے دیگر دوست اور colleagues اس ایوان میں ایسے ضرور ہوں گے جو دیگر شعبوں میں بہتر کام کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں، سینیٹرز کے علاوہ کچھ volunteers بھی اس وفد میں شامل ہوں اور ہم ترکیہ کے عوام کے لیے اس مشکل گھڑی میں کچھ کر سکیں اور اس طرح ہم human resource کی صورت میں اپنے بھائیوں کی مدد کر سکیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب کی ایک بہت اچھی suggestion ہے۔ میں اس کو دیکھتا ہوں۔ میں آپ کو بھجوانے کے لیے NDMA کے ساتھ بات کرتا ہوں already Prime Minister خود بھی ترکیہ جا رہے ہیں اور دیگر لوگوں کو ترکیہ بھجوا بھی رہے ہیں۔ سینیٹر فیصل سلیم رحمٰن صاحب پلیز۔ تمام ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ اس وقت public importance پر کوئی بات نہیں ہو رہی۔ آپ نے کل بھی تین مرتبہ بات کی تھی، دوسروں کو بھی بات کرنے کا موقع دیں کافی لوگوں نے ابھی بات کرنی ہے۔ جی بتائیں سلیم صاحب۔

Senator Faisal Saleem Rehman

سینیٹر فیصل سلیم رحمٰن: جناب، ہمارے مستقل مندوب، منیر اکرم صاحب جو کہ United Nations میں اپنے فرائض منصبی سرانجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی tweet پر apology کر لی ہے لیکن جو انہوں نے ہماری پختون بھائیوں کے لیے بات کی، ہماری عورتوں کے بارے میں کہا کہ پختون لوگ اپنی عورتوں کو گھروں میں رکھتے ہیں، education نہیں دیتے۔ منیر اکرم United Nations میں پاکستان کی نمائندگی کر

رہے ہیں، منیر صاحب کوئی اپنی capacity میں UN میں کام نہیں کر رہے، اگر انہوں نے اپنی capacity میں کچھ کہنا ہے تو he should say it on different forums. پاکستان کا کوئی representative اگر UN میں بیٹھ کر ایسی بات کرتا ہے تو یہ ایک بہت غیر مناسب بات ہے۔ ہم اس کو condemn کرتے ہیں۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ انہیں پاکستان بلایا جائے اور اُن کی proper investigations کیں جائیں۔ He cannot stay there, کہ وہاں جا کر کوئی بھی اپنے طریقے سے ہماری پوری قوم کے بارے میں کوئی بیان جاری کر دے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد ہمایوں مہمند صاحب۔ سینیٹر دوست محمد خان، اچھا ٹھیک ہے دوست محمد خان بھی ایوان میں نہیں ہیں۔ دونوں صاحبان ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ اچھا ٹھیک ہے۔ سینیٹر رانا مقبول صاحب۔ نہیں ہیں، ٹھیک ہے جی۔

Mr. Chairman: The House stands adjourned to meet again on Friday, the 10th February, 2023 at 10:30 a.m.

[The House was then adjourned to meet again on Friday, the 10th February, 2023 at 10:30 a.m*]*

Index

Khawaja Saad Rafique 7, 33, 34
Mr. Muhammad Talha Mahmood 35
Ms. Marriyum Aurangzeb 15, 33
Rana Sana Ullah Khan 3, 20, 27, 37
Senator Bahramand Khan Tangi 45, 50
Senator Fawzia Arshad 20, 26
Senator Haji Hidayatullah Khan 38, 39
Senator Kamran Michael 48
Senator Kamran Murtaza 32, 33
Senator Mohsin Aziz 40
Senator Muhammad Asad Ali Khan Junejo 48, 49
Senator Mushtaq Ahmed 3, 7, 15
Senator Prince Ahmed Umer Ahmedzai 34
Senator Rana Maqbool Ahmad 45, 46, 47
Senator Seemee Ezdi 35, 37
سینیٹر بہرہ مند خان تنگی 2, 3, 6, 63, 66
سینیٹر تاج حیدر 12
سینیٹر ثانیہ نشتر 6
سینیٹر دنیش کمار 12, 50, 53
سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم 44
سینیٹر زرقا سہروردی تیمور 14
سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی 31
سینیٹر سیف اللہ ابڑو 23
سینیٹر سیف اللہ سرور خان نیازی 26
سینیٹر شہادت اعوان 5, 6,10, 12, 13, 14, 18, 19, 22,24, 25, 26, 28, 30, 31, 43, 44, 54,55,58, 59
سینیٹر فدا محمد 19, 24, 25
سینیٹر فوزیہ ارشد 21, 27, 28
سینیٹر فیصل جاوید 18
سینیٹر فیصل سلیم رحمٰن 19, 67
سینیٹر کامران مائیکل 61
سینیٹر محسن عزیز 29, 41, 42, 43
سینیٹر مشتاق احمد 3, 4, 5, 7, 10, 17
سینیٹر ہدایت اللہ خان 62, 63, 64, 65
سینیٹر مہر تاج روغانی 55, 56